

بے چہرہ لفظ

ایک مرے انسان کی ڈائری



ابن عبداللہ

یہ ایک سوسائٹری ڈاٹ کام

ابن عبد الله

کسی بھی فرد، ادارے، ڈائجسٹ، ویب سائٹ، ایپلیکیشن اور انٹرنیٹ کسی کے لئے بھی اس کے کسی حصے کی اشاعت یا کسی بھی ٹیوی چینل پر ڈرامہ و ڈرامائی تشکیل و ناول کی قسط کے کسی بھی طرح کے استعمال سے پہلے پبلشر (پاکے سوسائٹی) سے تحریری اجازت لینا ضروری ہے۔ بہ صورت دیگر ادارہ قانونی چارہ جوئے اور بھاری جرمانہ عائد کرنے کا حق رکھتا ہے۔

(ایک مرے ہوئے انسان کی زندہ ڈائری)

انتساب۔۔!!

ان لفظوں کے نام جو محض پڑھے گئے سمجھے نہیں گئے۔!

حرف سے لفظ

صبح صبح ہی کچھ لفظ آدھمکے تھے۔ میں نے ان کو بلایا نہیں تھا اور لفظ بلانے پر آتے بھی نہیں ہیں۔ ان لفظوں کو شکایت تھی کہ میں ہمیشہ ان کا بے دریغ استعمال کرتا ہوں۔ دن رات بولتا رہتا ہوں لکھتا رہتا ہوں پر آج تک ان کا کوئی چہرہ نہیں ہے۔ اس کا کہنا تھا یا تو ہمیں کوئی ایسی صورت دو کہ لوگ ہمیں دیکھ سکیں یا تو پھر ایسی آواز کہ ہمیں سنا جاسکے۔

میں نے کہا کہ تمہیں آواز یا صورت کی کیا ضرورت پڑی ہے؟ تمہیں لوگ پڑھتے ہیں سنتے ہیں بولتے ہیں یہ کافی ہے۔ میری بات سن کر لفظوں کے وفد میں موجود ”اذیت کا لفظ بولا۔ اتنا کافی ہوتا تو کیا ہم صبح صبح یہاں آتے۔؟ اب مجھے دیکھو۔۔ مجھے سینکڑوں بار لکھا گیا ہے پڑھا گیا ہے، بولا گیا ہے لیکن کبھی کسی نے سن کر، بول کر، پڑھ کر مجھے محسوس نہیں کیا ہے۔ اداسی کا لفظ بولا۔

میرے ساتھ بھی کچھ ایسا معاملہ ہے۔ ابھی کل ایک معروف ادیب نے مجھ پر ایک نظم لکھی۔ ساری رات سگریٹ پھونکتا رہا۔ پر جب اگلے دن وہ نظم لوگوں نے پڑھی تو محض کچھ لمحوں میں انہوں نے پڑھ کے مجھے فراموش کر دیا۔ میں نے محسوس کیا کہ ان میں سے کوئی بھی اداس نہیں ہوا۔

درد لا لفظ اسے ٹوک کر بولا۔

یہ دنوں ٹھیک کہہ رہے ہیں ہمیں ہمارا حق تو ملنا چاہئے۔

ابھی کل ہی حلقہ ارباب میں مجھ پر ایک افسانہ سنایا گیا۔

افسانہ نویس ایک طلاق یافتہ عورت تھی۔ اس محفل میں مجھ پر کسی کی توجہ نہیں گئی۔

سب کی توجہ اس عورت کے ماضی کی طرف تھی اور سب ہی اس سے مراسم استوار کرنے کا سوچ

رہے تھے، ایسے میں کیسا افسانہ اور کہاں کا درد؟

جب کے لکھنے والے ہی ہمیں دیکھ نہیں سکتے ہیں تو پھر ہمارا کیا مصرف رہ گیا اس لفظ نگری میں؟

کیا درد ایک عورت ہوتی ہے؟

خاموشی نے پہلی بار زبان کھولی تھی۔

ہوتی بھی ہوگی تو کسے فرق پڑتا ہے؟

سب رال ٹپکاتے ہیں اس پر۔

درد نے جواب دیا۔

بس ہم کہہ رہے ہیں کہ ہمیں کوئی چہرہ کوئی آواز دی جائے۔

سب الفاظ نے یک زبان ہو کر کہا۔

میں اس بارے میں کچھ نہیں کر سکتا ہوں۔ کیوں کے چہروں کی تخلیق میرے بس کی بات نہیں

ہے۔ نہ میں مصور ہوں کہ تم تمام لفظوں کی الگ الگ صورت تخلیق کر سکو۔

میری بات سن کر ان کے چہرے پر مایوسی چھا گئی۔

تم مایوس مت ہو۔ مجھے امید ہے کہ ایک دن تمہیں تمہارے چہرہ ضرور ملے گا۔

جب اس معاشرے میں حقیقی معنوں والی زندگی نے جنم لیا تو پھر لوگ تمہیں پڑھیں گے ہی نہیں

بلکہ دیکھیں گے اور محسوس بھی کریں گے۔

میں نے ان کو تسلی دی۔

کاش۔ ایسا جلد ہو۔

سب نے کہا۔ اور پھر سب آگے پیچھے چلتے ہوئے کہیں گم ہو گئے۔

اور میں سوچتا رہا کیا اس دنیا میں کوئی ایسا انسان موجود ہے جو ان کو پڑھنے کے ساتھ ساتھ محسوس

بھی کر سکتا ہو۔؟

لفظوں کو پڑھ کر ان کی نبض پر ہاتھ رکھ سکتا ہوں یا پھر ان کی صورت دیکھ سکتا ہو۔۔؟

میں نے تو ایسا انسان نہیں دیکھا۔

کیا آپ نے دیکھا۔۔؟؟

ابن عبد اللہ

03078625600

اور خاموشی بھی تو دکھ کی ایک قسم ہے۔!!
کچھ حاصل کوروتے کچھ لا حاصل کو۔
یہاں سب ہی روتے ہیں۔!!!

☆☆☆☆☆☆☆☆

تنہائی عجیب چیز ہے انسان خود سے ہی اکتا جاتا ہے!

☆☆☆☆☆☆☆☆

بہت کم لوگ اپنی مکمل زندگی جی کر طبعی موت مرتے ہیں۔ زیادہ تر اپنی پیدائش کے کچھ سال بعد
یا عین جوانی میں اندر سے مر جاتے ہیں۔۔ مرنے والوں میں ایک قسم ان حساس قسم کے لوگوں کی ہوتی
ہے جو طبعی موت مرنے تک اقساط میں مرتے ہیں۔۔۔ اور یہ موت کافی دردناک ہوتی ہے!!

☆☆☆☆☆☆☆☆

آوازیں جب مجسم ہو جائیں تو ان کے اندر کا کھرب بہت واضح ہو جاتا ہے۔!!

☆☆☆☆☆☆☆☆

ایک بات سمجھ لینی چاہئے کہ اپنوں کے رویئے جو آپ کی ذات میں خلا پیدا کرتے ہیں ان کو وقت
بھی کبھی بھر نہیں پاتا ہے۔!!!

☆☆☆☆☆☆☆☆

اکثر لوگ نہیں جانتے جو وہ دیکھتے ہیں صرف وہی منظر سچ نہیں ہوتا ہے۔ آنکھ کا فریب ہر کوئی
کہاں جان سکتا ہے!!



اکثر لوگ اپنی نہیں دوسروں کی من پسند زندگی جیتے ہیں۔ شاید اس لئے ہر انسان کے اندر تلخی کا عنصر تیزی سے پروان چڑھ رہا ہے!!



کہا جاتا ہے کہ وقت مرہم ہے ہر زخم بھر دیتا ہے
لیکن بس کہا جاتا ہے۔۔۔ سچ تو یہ ہے کہ کچھ زخموں کو وقت کرید کرید کرنا سور کر دیتا ہے اور وہ زخم روح کی ہوتے ہیں جب ایک مرتبہ روح گھائل ہو جائے تو کوئی مرحم کوئی دوا کوئی دعا اثر نہیں کرتے۔۔۔ کوچھ مرض لا علاج ہوتے ہیں جن کے ساتھ جینا پڑتا ہے!!



کھلا ہوا زخم۔۔۔ جڑے ہوئے جملوں سے عیاں کہاں ہوتا ہے؟
یہی تو ذات کا دکھ ہے
جو ذات ادھیڑ دیتا ہے۔۔۔!!



جب احساس کی چادر پر بہت زیادہ پیوند لگ جائیں تو کوئی احساس نہیں رہتا ہے اموات میں سب سے خاموش موت احساس کی موت ہوتی ہے!!



زندگی سب جیتے ہیں، سانس سب لیتے ہیں
لیکن بتاؤں کہ درد کیا ہے۔۔۔؟؟
تو سنو۔۔۔ درد یہ ہے آپ موت کو "جیسٹس" ہر لمحہ ہر گزرتی ساعت قطرہ قطرہ موت جینا آسان

نہیں ہوتا۔ خوبصورت نظر آنے والے، سرسبز و شاداب درخت کے رگوں میں سے پتے اور پھل بوند بوند رس کشید کرتے ہوئے اصل میں اسے زندگی سے محروم کر رہے ہوتے ہیں۔ اسی طرح ہر سانس ہم میں سے زندگی نچوڑ رہی ہوتی ہے!!



آنکھوں میں مردہ خواب تعفن دیتے ہیں تو نیندوں سے باس آنے لگتی ہے!!



جب کبھی لگتا ہے کہ کوئی آپ کو سمجھ رہا کوئی آپ کی خاموشی کی آواز سنتا ہے کوئی آپ کی آنکھوں کی گفتگو سمجھتا ہے کوئی آپ کے احساس کی خوشبو سونگھتا سکتا ہے، کوئی آپ کے خوابوں کا ذائقہ جانتا ہے،، تب ہی وہ کوئی اچناک "کوئی نہیں" بن کر یہ ثابت کر دیتا کہ آپ کتنے غلط تھے!!



بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ قبر کے باہر بھی کچھ مرے ہوئے ہوتے ہیں جو اپنی ذات میں دفن ہوتے ہیں!



۔ ہم سب وقت اور زندگی کے دماغ پر اک پہلی ہیں جسے بس موت بوجھ سکتی ہے کوئی انسان نہیں!!



کبھی کبھی ہم کسی سے خاموش سی محبت کرنے پر مجبور ہوتے ہیں کچھ کہے بنا اس کی طلب کئے بنا بس اسے چاہتے ہیں کیوں کے اس کو چاہنا، چاہتے رہنا ہماری مجبوری ہوتی ہے اور اسے پانا محض ایک خواب!!



ہم میں سے بیشتر لوگ زندگی کی دیوار میں سے اینٹیں نکالنے پر لگے ہوئے ہیں!!



دسمبر کی پہلی بارش نے فضا کو بیوہ کی آنسوؤں کی طرح گیلا کر دیا۔۔۔ پتا نہیں کیوں دسمبر نمی دے جاتا اکثر۔۔۔!!



زندگی بہت دفعہ آپ ہوتے تو ہیں پر کسی کو بھی نظر نہیں آتے!!



شہر کی ساری امیدیں حاملہ ہو گئیں اور پھر انہوں نے ناامیدیاں جنی!!



زندگی میں زندہ رہنے کے لئے سانسوں کا ہونا اتنا ضروری نہیں جتنا زندگی کا ہونا ضروری ہے۔ اور
میں تمہیں بتاؤں کہ زندگی کیا ہے؟؟
، تو سنو،، زندگی احساس ہے!!



جو بہت ٹوٹ جاتے ہیں۔ وہ بہت خاموش ہو جاتے ہیں!!



۔ کبھی کبھی ہمیں گمان سا ہوتا ہے کہ کوئی ہمیں اچھی طرح جانتا ہے۔ ہماری خاموشی سے کلام کرتا ہے۔۔ ہماری چپ کی چیخوں کو سنتا ہے ہماری روح کا کہرب جانتا ہے۔۔۔ پر انجام کار وہ شخص کوئی بھی نہیں نکلتا۔۔۔ یکسر اجنبی۔۔۔ سب کچھ ٹوٹ جاتا ہے مان۔۔۔ وعدے اور بھرم۔۔۔ ابن آدم بھی عجیب چیز

ہے جلد فیصلے لیتا ہے اور بہت جلد پچھتاوے کی آگ کا ایندھن بن جاتا ہے۔۔ کوئی کسی کو نہیں جان سکتا۔۔۔ کوئی دھوکا نہیں دیتا کبھی۔۔ ہم خود کو ہی دھوکہ دیتے ہیں۔۔۔ بہت خوبصورتی کے ساتھ۔۔۔ اور پھر خود ہی اس خوبصورت دھوکے پر چیختے چلاتے ہیں۔۔۔ یہ ایک اور دھوکا ہوتا ہے۔۔۔ تھوڑے بد مزہ سا۔۔۔ تعلق جلد بوجھ بن جاتا ہے اور سب جانتے کے بوجھ پھینک دیئے جاتے ہیں!!



خواب

خواب آنکھوں سے کبھی نوچے نہیں جاسکتے ہیں یہ ہمیشہ سے ہی آنکھوں میں موجود رہتے ہیں۔۔ بس شعور سے لاشعور میں منتقل ہو جاتے ہیں اگر خواب نوچے جاسکتے تو بہت اچھی بات ہوتی کہ درخت سے خزاں کی آندھی جب پتے نوچ لیتی ہے تو درخت ان پتوں کو بھول کر آنے والی بہار پر توجہ کر لیتا ایک نئی امید کے ساتھ۔۔ انسان ایسا نہیں کر سکتا خواب بھول نہیں سکتا بس بھولنے کی لا حاصل کوشش کر سکتا ہے۔۔ کہتے ہیں کہ جو محبت کرتے ہیں وہ دوسروں کی محبت کا درد محسوس کر سکتے ہیں۔۔ لیکن سچ کہوں تو محبت کے علاوہ اور بھی بہت سے درد ہم دوسروں کے محسوس کر سکتے ہیں اس درد میں حصہ دار بننا پڑتا ہے۔۔ ہمیں درد میں شراکت داری کرنی پڑتی ہے۔۔۔ لیکن! کون درد میں حصہ دار بنتا ہے۔۔۔ کون درد میں شراکت داری قبول کرتا ہے۔۔۔ آخر کون۔۔۔۔۔؟؟؟



میں ہجوم میں چلتے ہوئے تنہا ہو گیا
میں محفل میں ہمیشہ اکیلا بیٹھا۔۔

میں نے اپنے غم خود تراشے۔

اور دکھ میں مسرت کو پہچانا

سچ کہوں تو مجھے۔۔۔

میرے خاموش اور دھیمے درد نے

سب سے علحدہ کر دیا۔۔۔۔۔

میرے ارد گرد دوستوں۔۔ عزیزوں

اور رشتہ داروں کا جگمگاٹا۔۔

لیکن وہ خود اپنی ذات میں

اکیلے پن کا شکار ہیں۔۔۔،،

ہم سب اپنی ذات میں

کہیں نہ کہیں بہت اکیلے ہیں!!

☆☆☆☆☆☆☆☆

سنا ہے ابن عبد اللہ مر گیا!!

خاموشی نے "خود کلامی" کی اور آسمان کی چراگاہوں میں چرتے بادلوں کے ریوڑ کہنے لگے؛ معلوم ہوتا ہے کہ خاموشی کو وہم ہوا ہے بھلا وہ شخص کیسے مر سکتا ہے جو زندہ نہ تھا کبھی۔!! اندیاں شور غل کرنے لگیں اور سمندر کچھ اور خاموش ہو گئے ہوا کے دوش پر لہراتی درختوں کی شاخیں ساکت ہو گئیں تب ایک جوان بیوہ کے دل میں پلٹی اداسی نے کہا۔۔ مجھے لگتا ہے اداسی کی دیوی ہم سے ناراض ہے تبھی اس نے ہماری "زبان" چھین لی اور ہمیں گونگا کر دیا۔۔۔ برفیلی چوٹیوں پر اڑتے ایک اکیلے راج ہنس نے۔ اداسی کی بات سنی اور اپنے ارد گرد پھیلی تنہائی کو دیکھ کر کہنے لگا۔ ایسا ممکن ہے کہ تنہائی مر

جائے۔۔۔؟؟؟۔۔۔ وہ تو زندہ رہتی ہے کائنات کے گوشوں میں۔۔۔۔۔ رستے زخموں میں اٹھتی ٹیسوں نے کہا۔۔۔ ہمیں یقین ہے جب تک زخم زندہ ہیں وہ شخص زندہ رہے گا۔۔۔ ایک بوڑھی ماں کے دل میں پلٹی حسرت سب کو سن کر ہنسنے لگی اور کہا۔۔۔ عجیب بات کرتے بھلا حسرتیں بھی مرتی ہیں وہ روح کے اندر نشوونما پاتی ہیں۔۔۔۔۔ راستے سے گزرتی یاد نے حسرت کو سنا تو کہنے لگی۔۔۔ یاد بھلائی نہیں جاسکتی اسے مٹایا نہیں جاسکتا ہے یاد زندہ رہتی دلوں کے نہاں خانوں میں۔۔۔

ابدیت نے سب کو سنا اور کہنے لگی نادانوں میرا یقین کرو۔۔۔ محسن مر گیا۔۔۔ کیا اب بھی نہ مرتا۔۔۔۔۔ اب سب کو چپ لگ گئی تھی۔۔۔ بس ہوا کی سنساہٹ نوحہ خوانی کر رہی تھی۔۔۔۔۔ فطرت کی آنکھ نم ہوئی اور بارش برسانے لگی۔۔۔ اب ہر طرف چپ تھی خاموشی تھی۔۔۔ خاموشی اب بھی دبے دبے انداز میں چلا رہی تھی۔۔۔

سنا ہے ابن عبد اللہ مر گیا

سنا ہے ابن عبد اللہ

اب کوئی اسے نہیں سن رہا تھا!!!



۔۔۔ زندگی کی کہانی کو انجام دینے کے لئے ضروری نہیں ہوتا کہ آپ اس کہانی کا حصہ ہوں یہ کہانی کچھ دوسرے کرداروں کے ساتھ آگے بڑھتی چلی جاتی ہے۔۔۔ تو آج لفظوں،، جذبوں،، اور احساس کو بیان کرنے کی ضرورت نہیں بچی۔۔۔ آج گائل پرندہ زندگی کے افق پر کچھ مدہم سے نقوش چھوڑ کر پرواز کرنے والا ہے۔۔۔ اس پرندے کے کے پروں سے نکلی آواز بازگشت بن کر گونجتی رہے گی جب کہیں احساس قتل ہوں گے مسکراہٹیں دفن ہوں گی تب تب اس بازگشت میں نوحے سنے جائیں گے۔۔۔ جب موسم بہار پھولوں کو زندگی بخشے گا اور تتلیاں ناچیں گی تب بہت دور ایک خاموش بستی میں بسیرا کرنے والا یہ گائل

پرنده کلیوں کو بہت یاد آئے گا کے خزاں کے سائے میں کلیوں کو بہار کی ترانے وہی سناتا تھا۔۔ اور جب دم توڑتی محبتیں دعاؤں کے بجھتے چراغوں تلے آخری سانسیں لیں گی تب یہ پرنده ضبط کے دھاگے سے ہرے ہو جانے والے زخموں سلا کرے گا۔۔۔ جب فطرت بارشوں کی آڑ میں روئے گی تب اس پرنده کی یاد کچھ دلوں میں چپکے سے سرگوشی کرے گی۔۔۔ اور جب کوئی یادوں کی راکھ کو کریدے گا تو یہ گائل پرنده ایک زندہ لمحہ بن کر اس راکھ سے نکلے گا۔۔۔ اور جب لوگوں کے اندر اداسی بہت اداس ہوگی تو یہ پرنده تسلی کے بول بن کر تسلی دے گا۔۔ جب آنکھوں سے آنسو بہنے سے انکار کر دیں گے تو یہ گائل پرنده آنسو بن کر پلکوں کو نمی کا احساس بخشنے گا۔۔ پر یہ پرنده کبھی پلٹے گا نہیں کبھی لوٹے گا نہیں۔۔ کچھ راستوں پر منزل ملے نہ ملے لیکن ان راستوں پر چلنا پڑھتا ہے۔ کبھی کبھی مسافر کو "سفر" کی ضرورت ہوتی ہے منزل کی نہیں۔۔ ایک خوشنما انجام کی طرف۔۔ پہلا اور آخری قدم۔۔ ایک کردار کی موت ایک پرواز!!



میرا یقین ہے کہ میں اس سے محبت نہیں کرتا تھا۔ پرتا نہیں کیوں آج بھی اس کی دہلی سسکیاں میرے تعاقب میں ہیں۔ بلندیوں سے گرتے جھرنوں میں مجھے آج بھی اس کی ہنسی سنائی دیتی ہے۔۔ بہتی ندیوں کا ہر "بل" مجھے اس کی کمر کا اشارہ لگتا ہے۔۔ اور جب بارش منظروں کو دھو دیتی ہے تو قوس کے رنگوں میں اس کا آنچل لہراتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ میرا یقین ہے کہ مجھے اس محبت نہیں تھی۔۔ پرتا نہیں کیوں ہر حسین چہرے پر مجھے اس کا گمان ہوتا ہے۔۔ کسی سے راہ و رسم پیدا ہونے لگتے ہیں تو اس کی یادیں دامن سے لپٹی ہوئی دیکھتا ہوں۔۔ میرا یقین ہے کہ مجھے اس محبت نہ تھی۔۔ پرتا نہیں کیوں اس کے بعد میرے قلم سے نکلے اداس لفظ افق کی زردی کو مدھم نہیں ہونے دیتے۔۔ آج بھی میں اس کا ہونا۔ محسوس کرتا ہوں۔۔ پتا نہیں کیوں۔۔ پر میرا یقین ہے مجھے اس سے محبت نہیں تھی۔۔ پتا نہیں کیوں۔۔؟؟!!



- چراغ زندگی بجھنے لگا تو میں نے دنیا کو ایک مرنے والے کی نظر سے دیکھا۔۔۔ مجھے چار سو خاک کے سوا کچھ دکھائی نہ دیا۔۔۔ میں نے کانپتے ہاتھوں سے ماضی کی چلن کو اٹھایا تو وہاں حسرتوں۔۔۔ پچھتاؤں کو سینہ کو بی کرتے پایا۔۔۔۔۔ پانی بہتی آنکھوں سے میں نے مستقبل میں جھانکا تو ایک بجھے چراغ کے سوا کچھ نہ پایا۔۔۔ میں نے روح کو دیکھا تو اسے غمزدہ پایا، اس بچے کی طرح جو ماں سے دور ہونے جا رہا ہو۔۔۔ میں نے رشتوں کی بناوٹ پر غور کرنے کی کوشش کی تو اپنے سوا کچھ یاد نہ آیا۔۔۔ میری سماعت نے کچھ سننے کی کوشش کی تو گھڑی کی دستک صدائے "جرس" لگی۔ اور پھر۔۔۔۔۔ میں نے ایک سسکی کو سنا۔۔۔ شائد جانے کا وقت ہوا تھا!!



- کچھ لوگ راستوں میں لگے درخت کی مانند ہوتے ہیں گھنے خوبصورت اور تنہاء۔۔۔ راستوں پر چلنے والے قافلے کچھ پل کو ان کے سائے میں رکتے پھر اپنی اپنی منزلوں کو چل دیتے ہیں۔ ان درختوں کا سائہ جانے والوں اور آنے والوں کے لئے ہمیشہ مہرباں ہوتا ہے۔ یہ کبھی شکوہ نہیں کرتے۔ اس طرح کچھ لوگ سدا کے تنہاء ہوتے ہیں سب رشتے آہستہ آہستہ وقت کی ظالم گرد میں روپوش ہو جاتے پر وہ اف تک نہیں کرتے کیوں کے وہ ایک خوبصورت دل کے مالک ہوتے ہیں وہ جانے والوں پر ناراض نہیں ہوتے ان کے لب مسکراتے ہیں دل چاہے درد کی شدت میں ڈوبا ہی کیوں نہ ہو۔۔۔۔۔ ہمارے ارد گرد بہت سے ایسے کردار ہوتے ہیں جن کا دامن رشتوں کے معاملے میں خالی ہوتا ہے فقیر کی جھولی کی طرح۔۔۔ پر یہ کردار امر ہو جاتے ہیں ان محبتوں کی بدولت جو وہ بانٹتے ان مسکراہٹوں کی بدولت جو وہ بکھیرتے۔۔۔ ان رشتوں کی بدولت جو وہ نبھاتے۔ یہ کردار خود مر کر بھی بہتسوں کو زندہ کر دیتے ہیں۔۔۔۔۔ پر۔۔۔ یہ کردار اور درخت ہمیشہ سے ہی تنہاء ہوتے۔۔۔ پتا نہیں کیوں!!

☆☆☆☆☆☆☆☆

اے دل چل کہیں اور چلتے ہیں

جہاں وہ یاد نہ آئے

جہاں آنکھ اشک نہ بہائے

جہاں روح بے چین نہ ہو

اے دل چل کہیں اور چلتے ہیں!!

☆☆☆☆☆☆☆☆

کچھ لوگوں کو یادیں یوں زندہ کرتی دیتی ہیں جیسے ویران راستوں پر جہی دھول کو کوئی بھولا بسرا
قافلہ کچھ وقت کے لئے زندہ کر دیتا ہے۔۔۔ کتنے خوبصورت ہوتے ہیں نا وہ پل جو کسی کی یاد میں گزر جاتے
ہیں!!

☆☆☆☆☆☆☆☆

پتا نہیں کیوں ہم قیمتی چیزوں کو ہی پاس رکھتے ہیں پھول پختے ہیں کانٹے چھوڑ جاتے ہیں اُن ریتیلے
ساحلوں کی طرح جو روتی موجوں میں سے موتیوں کو تو اپنی بانہوں میں پناہ دیتے ہیں پر تباہ حال موجوں
کو واپس سمندر میں دھکیل دیتے ہیں!!

☆☆☆☆☆☆☆☆

لفظوں کی سسکیاں اور روح کی چیخیں کبھی کوئی نہیں سنتا ہے۔ یہ قبر کی ان آوازوں جیسی ہوتی ہیں
جسے انسان کا سماعت کی سن نہیں سکتی ہے۔!!

☆☆☆☆☆☆☆☆

۔ محبت کچھ بھی نہیں بس اوس کے وہ قطرے جو وقت سحر گلاب کی پتیوں پر سوئے ہوئے ملتے ہیں

اور سورج کی پہلی کرن ان کو بھاپ بنا کر فضا میں بکھیر دیتی ہے۔۔۔ کوئی بھی جذبہ ہم نفس کی خواہش کے بغیر نہیں پال سکتے۔ کسی بھی طرف ہمیں مائل کرنے والا یہی نفس ہوتا اور آنکھیں اس کا ذریعہ۔۔۔ آنکھ دیکھتی ہے اور نفس اسے محسوس کرتا ہے۔۔۔ محبت کی ساری داستانیں جن پر تاریخ نے نگاہ غلط تک ڈالنا گوارا نہیں کی اس محبت کی سچائی پر سوالیہ نشان چھوڑ رہی ہیں۔۔۔ سوال یہ ہے محبت کسی اندھے کو بھی محسوس ہوئی کبھی۔۔۔ نہیں۔۔۔ تو بینائی رکھنے والے ہی اس محبت کی لے پر کیوں لا حاصل رقص کرتے ہیں۔۔۔ وصل کی خواہش جب دیوانگی میں ڈھل کر محبوب کی قربت کی خواہش کو مہمیز کرتی ہو تو کیوں ہم پا لینے کی جستجو میں مچل جاتے ہیں۔۔۔ کہیں اس جذبے کے پس پردہ ہوس کی آگ تو نہیں ہوتی۔۔۔ بدن کی خواہش روحوں کے ملاپ کو کھا جاتی ہے تو محبت کے کینوس پر ہوس کا دائرہ بنتا چلا جاتا ہے اور محبت اس دائرے سے پرے سسکتی ہوئی کھڑی ہوتی ہے۔۔۔ تو بتاؤ محبت کیا ہے۔۔۔ روحوں کا ملاپ یا جسموں کی تجارت!!



جب کچھ بھی نہیں ملتا تو انسان "لا حاصل" کو "حاصل" سمجھ کر گلے لگا لیتا ہے۔۔۔ اور سچ کہوں تو یہ بھی بے بسی کی انتہاء ہوتی ہے۔!!



خاموشی

کائنات میں شور بڑتا چلا جا رہا ہے۔۔ اور وہ اس سب سے فرار چاہتا تھا۔۔ وہ بھاگ رہا تھا مسلسل اپنے آپ سے اس شور سے ان آوازوں سے۔۔۔ اسے خاموشی سے محبت تھی۔۔ اور۔۔ پھر ایسا ہوا کہ وہ تھک کر گر اشور کم ہوتا چلا گیا۔۔ کائنات نے سکوت اوڑھ لیا اور تب اس نے آخری ہچکی لی۔۔ بلا سرنفع خاموشی کی ہوئی آواز ٹھکست کھا گئی!!



کتنا تکلیف دہ عمل ہوتا ہے ہم ایک ایسے شخص کو اپنی محبت کا یقین دلارہے ہوتے جو ہماری جینے کی وجہ ہوتا۔۔ جس کی محبت رگوں میں خون کے ساتھ بہہ رہی ہوتی۔۔ ہماری ہر سانس اس محبت کو تازگی دیتی ہر گزرتا دن اس محبت کو مضبوط کرتا۔۔ ہماری ہر رات اسکے تصور میں بسر ہوتی اور ہر صبح اسکی محبت کی امین ہوتی۔۔ اس کی محبت ہمیں اپنے ہونے کا احساس دلاتی۔۔ اس کے بغیر ہر رنگ پھیکا اور ہر منظر دھندلا سا نظر آتا۔۔ زندگی کے سارے رنگ اس ایک شخص کی بدولت ہوتے۔ اس کو سوچتے ہی دل منور ہو جاتا ہے اور روح پر سکینت نازل ہوتی۔۔ لیکن پھر بھی ہم اسے یقین دلارہے ہوتے اس محبت کا جو ہماری زندگی کا حاصل ہوتی وہ محبت جو ہم اس سے کرتے اپنی تمام تر شدت کے ساتھ۔۔ آہ جہاں جذبے بے اثر ہوں وہاں الفاظ کے نوے بھلا کون سنتا ہے۔۔ بے نام سی منزلیں اور اک رائگاں سا سفر!!



کچھ لوگ آپ پر کبھی یقین نہیں کر سکتے۔۔ کیوں کے وہ آپ پر یقین کرنا ہی نہیں چاہتے!!



کچھ لوگ ہمارے کبھی نہیں ہوتے بس وقت چند پل کے لئے انہوں ہمارے پاس لے آتا جانے

کیوں۔۔۔ یہ وہ لوگ ہوتے جو ہماری زندگی میں تو ہر جگہ موجود ہوتے ہیں۔ ہماری یادوں میں سوچوں میں ہماری ڈائری کے صفحات میں۔۔۔۔۔ بس نہیں ہوتے تو ہمارے تقدیر میں نہیں ہوتے۔۔۔ وہ ایک خوبصورت احساس کی طرح ہمارے اندر ہمیشہ رہتے ہیں ہم ہمیشہ ان کا ہونا محسوس کرتے ہیں اپنے ارد گرد ایسے جیسے ساون میں جب خشک مٹی پر بارش کے قطرے پڑھتے تو ایک خوشبو پیدا ہوتی مٹی کے بھیگ جانے کی۔۔۔ کون بھول سکتا ہے وہ خوشبو۔۔۔ آپ ان سطور کو پڑھتے ہوئے محسوس کر سکتے ہیں وہ خوشبو۔ ہاں وہ لوگ خوشبو کی طرح ہمیشہ آپ کے پاس رہتے ہیں۔۔۔ ان کا احساس آپ کے حافظے میں ہمیشہ قائم رہتا ہے۔۔۔ ان کی آواز آپ ہمیشہ سنتے ہیں۔۔۔ وہ لوگ ہمیشہ سے ہی آپ کی ذات میں موجود رہتے ہیں ان کی یادیں دل میں نشوونما پاتی رہتی ہیں جیسے دھوپ تلے پودے نشوونما پاتے۔۔۔ کتنے خوبصورت ہوتے وہ لوگ جو دلوں میں بسیرا کرتے کیا ہی خوشنما احساس ہوتا ان کے ساتھ کا ان کے پاس کا۔۔۔ شائد یہ وہ لوگ ہوتے جن سے آپ محبت کرتے خاموشی کے ساتھ چپکے چپکے۔۔۔ تو یہ الفاظ اس کے نام جو مجھ میں ہمیشہ زندہ رہے گا ایک کبھی خواب بن کے کبھی یاد بن کے۔۔۔ کبھی آنسوؤں میں تو کبھی لبوں پر کھیلتی مسکراہٹ بن کے۔۔۔ سن میرے مخاطب میرا یقین مان میں تم سے کبھی کہہ نہیں پایا کہ کتنی محبت کرتا تم سے۔۔۔ اتنا کہتا ہوں لفظ "محبت" چھوٹا ہے میری محبت کے آگے !!



سنو دوستو مجھے کبھی نہ کبھی یاد کر لینا جب تمہیں چوٹ لگے جب تم اداس ہو جب تمہیں اظہار کے لئے الفاظ نہ ملیں تو مجھے یاد کرنا۔ اور جب کسی ٹوٹی قبر پر سے گزرو تو مجھے یاد کرنا اور اس قبر کے سرہانے چلے آنا۔۔۔ اور سوچنا یہاں وہ شخص اپنی تمام تر حسرتوں اور خواہشوں سمیت دفن ہے جس کے لب تبسم کو ترستے رہے ہیں۔۔۔ اور ہاں واپسی پر دبے پاؤں جانا کے تمپا رے قدموں کی آہٹ مجھے بے آرام نہ کرے۔۔۔ جب زندگی تمہیں تھکا دے تو مجھے یاد کرنا اور سوچنا کہ ایک شخص ایسا بھی تھا جس کے لئے سکون شجر

ممنوعہ رہا۔۔ اور جب تمہاری خواہشوں کی تکمیل نہ ہو سکے تو مجھے یاد کرنا کہ ایک شخص ایسا بھی تھا جس کی ہر خواہش پر "نا تمام" لکھا تھا۔ سنو رفیقان من جب محبت کرو تو خدا چند پل میرا تذکرہ کرنا کے ایک نادان ایسا بھی گزرا تھا جس نے ایک خیالی پیکر سے محبت کی اور جسے کبھی مجسم صورت میں نہ دیکھ پایا۔۔ اور جب خزاں میں کسی پتے کو درخت سے پھڑتا دیکھو تو مجھے یاد کرنا کے میں بھی مثل اس پتے کے پھڑ گیا۔۔ کبھی جو بھتے چراغ کو دیکھو تو مجھے یاد کرنا کے ظلمتوں کی تیز آندھی نے ایک چراغ زندگی بجھا ڈالا تھا۔۔ سنو دوستو اگر یہ سب نہ کر سکو تو مجھے اپنی یادوں کے کسی جزیرے میں دفن کر دینا کے شاہد یادوں کا کوئی بھول بسرا قافلہ میرے تربت پر آر کے اور چند پل اس ویرانے میں کسی کو محسوس کر سکوں،، اور۔۔ اور اور۔۔ مجھے یاد کرنا بس مجھے یاد کرنا !!



اور آخر میں۔۔ رات دن کو کھا گئی۔۔ اور افق کی سرخی سیاہی میں ڈھل گئی۔۔ تاروں نے آسمان کو زینت بخشی اور دور بریلی پہاڑیوں پر سے چاند کی پہلی کرنوں نے زمین کو پہلا لطیف سا بوسہ دیا۔۔ اور میں سوچنے لگا کہ اکثر ہم جسے جان لینے کا دعو کرتے ہیں۔۔۔ اسے کبھی بھی نہیں جان پاتے ہیں۔۔ اور جب لہجوں میں تھکن اور بے رخی در آتی ہے۔ اور۔ طویل جملوں کے جواب میں ایک بے معنی۔۔۔ ہوں۔۔۔ ہاں۔۔۔ کی جاتی ہے۔۔ تب ہمیں احساس ہوتا ہے ہمارا جان لینے کا دعو اکتنا باطل تھا۔۔۔ ایک شب بیدار پرندے نے میرے کان میں سرگوشی کی کہ۔۔ کسی کو بھی جان لینا تکلیف دہ ہوتا ہے۔۔ کیوں کہ کیا بھروسہ وہ کب انجان بن جائے اور آپ دیکھتے رہ جائیں۔۔۔ تو مان لو سب کہ "جان" لینا بہت تکلیف دہ ہوتا ہے ہاں بہت ہی تکلیف دہ۔۔۔!!



۔ میں اس سے جب بھی کہتا کہ وہ وقت بڑا عالم ہوتا ہے تو۔ وہ بہت ہنستی تھی اس کی نیلگوں آنکھوں

میں پانی چھلک سا جاتا تھا۔۔۔۔۔ اور آج اس کی ہنسی کے وہ پل سوچتے ہوئے ایک بے کیف سی مسکراہٹ لبوں پر چلی آتی ہے۔۔۔۔۔ وہ بہت دور ہے اور میں اس کہنا چاہتا ہوں کے۔۔۔ دیکھو میں نا کہتا تھا کہ وقت بڑا ظالم ہوتا ہے۔۔۔۔۔ خواب ہو گئی نا تم بھی۔۔۔۔۔ اور میری آنکھوں سے بہتے وہ دو آنسو اس ان کہی بات کو سن کر پتا نہیں کیوں مسکرا سے دیتے۔۔۔ اور مجھے لگتا جیسے کوئی بہت دور زور سے ہنسا ہو!!



کیا کہوں وہ گل نین وہ پری پیکر کیا ہے۔۔ ایسا لگتا ہے جیسے وہ زمین پر چاند کا کوئی عکس ہے یا پھر دھنک کا کوئی دل فریب رنگ۔۔ وہ حسن کا مجسمہ جس کے سامنے بے ساختہ سجدہ ریز ہونے کا من کرتا ہے۔۔۔ اس اس نازک اندام وجود کی رعنائیوں کو کیسے بیان بیان کروں کہ خوبصورتی کی تمام مثالیں قاصر ہیں وہ نقشہ کھینچنے سے۔۔۔ اف وہ گل بد اماں کہ جسے سوچتے ہی روح میں ایک مسرت انگیز نغمہ گو نجبے لگتا ہے۔۔ وہ تو گویا روح کا سکون ہے ایک پر سرور خیال۔۔ یا ایک خوشبو جسے چھوا نہیں جاسکتا ہے۔۔ اس کی ابروئے خمیدہ کے اشارے پر زمانے کی گردشیں رقص کرتی ہیں تو پھول اس سے خوشبو چراتے ہیں۔۔ وہ بہار کی صبح ہے یاد سمبر کی کوئی سرد شام۔۔ اور کیا ذکر کروں ان قیامت خیز سیاہ چشمگی آنکھوں کا کہ شب کی ساہی ان دوں آنکھوں کے دم سے ہے۔۔۔ اور اور اس کا سراہا۔۔ ہائے توبہ۔۔۔ وہ سراپا سامنے آتا ہے تو ساری تشبعیات مسترد سارے، استعارے مسترد۔۔ چاند، جگنو، پھول، خوشبو اور ستارے مسترد۔۔ میں کیا بیان کروں اس پری پیکر کی خوبصورتی کو کہ وہ آنکھ اندھی ہے جس نے اسے دیکھا نہیں اور تخیل سرحدوں سے ماروا وہ وجود ایک حسین خواب کی مکمل تعبیر رکھتا ہے!!



ہمیں یاد رہتے ہیں وہ لوگ جو ہمیں آسانی سے بھول چکے ہوتے ہیں!!



کچھ لوگ خوشبو کی طرح ہوتے ہیں چند پل کے لئے آپکی زندگی میں آتے ہیں اور کچھ خوشگوار احساس چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ ہمیشہ کے لئے!!



کچھ احساس صرف آنسو ہی بیان کر سکتے ہیں لفظ نہیں۔۔ کیا ایسا ممکن ہے کہ لفظ اذیت لکھا جائے اور آپ اس کو محسوس کر لیں!



ہم لوگ بھی کتنے عجیب ہوتے ہیں نا۔۔ کسی سے لی گئی تکلیف کو تو یاد رکھتے ہیں۔۔۔۔۔ لیکن پتا نہیں کیوں۔۔۔۔۔ کسی کو دی گئی تکلیف ہمیشہ بھول جاتے ہیں!!



لڑکیوں کے تو خواب بھی اپنے نہیں ہوتے ہیں وہ بھی ہر اے ہوتے ہیں انہیں جو خواب دیکھنے کو دیا جاتا ہے خوشی خوشی دیکھ لیتی ہیں!!



ہم سب کی زندگی میں بہت سی ادھوری کہانیاں ہوتی ہیں بہت سے بلا عنوان قصے ہوتے ہیں اور اکثر ایسا ہوتا کہ ہم ساری زندگی ان بلا عنوان قصوں کو عنوان دیتے ہوئے گزار دیتے ہیں ہم ساری زندگی ان ادھوری کہانیوں کو انجام دینے کی لا حاصل کوشش کرتے رہتے ہیں یہ جانتے ہوئے بھی کہ کچھ کہانیاں ادھوری ہی اچھی لگتی ہیں اور کچھ قصے بلا عنوان بھی یاد رہتے ہیں۔ تو زندگی کی داستان میں کچھ باب ہمیشہ تشہ رہ جاتے ہیں اور داستان ختم ہو جاتی ہے کیوں کہ اسے ختم ہی ہونا ہوتا ہے!!



کچھ احساس صرف آنسو ہی بیان کر سکتے ہیں!!



جب تعلق بوجھ بن جائیں تو اچھے دلوں کے ساتھ جدا ہو جاؤ تا کہ تمہارا دامن اس تعلق کی اچھی یادوں کو ہی سمیٹے رکھے۔۔ یاد رکھو برے دلوں کے ساتھ جدا ہوئے تو دامن میں کانٹوں جیسی یادیں سمیٹیں پڑھیں گی جو دامن کے ساتھ روح کو بھی ادھیڑ کے رکھ دیں گی۔۔۔!!



یادوں کی چھیڑ خانی ان زندہ لمحوں کا احساس دلاتی ہے جو کب کے مر چکے ہوتے ہیں!



اکثر لوگوں کو آپ میں آپ کے علاوہ سب کچھ نظر آ جاتا ہے۔۔۔!!



اگر راستے میں پڑھا پتھر بھی آپ کے لئے اہمیت اختیار کر جائے تو وہ بھی آپ کو نہیں ملے گا۔۔ کیوں کہ جس کو پانے کی تڑپ دل میں جاگے اس کو یونہی نہیں پایا جاسکتا یہ فطرت کے قانون کے خلاف ہے۔۔۔ تو ہم کیسے تصور کر سکتے ہیں ایک زندہ انسان ہمیں بس یونہی مل جائے۔۔۔ نہیں نہیں کسی کو پانے کے لئے ناکچھ نہیں بہت کچھ کھونا پڑتا ہے۔۔۔ کبھی کبھی اپنا آپ بھی۔۔ اور یہی سچ ہے۔۔۔!!



پتا نہیں کیوں جو پاس ہوتے ہیں ان کی قدر نہیں کی جاتی اور جو چھوڑ جاتے ہیں وہ یاد آتے ہیں۔۔۔ تو چھوڑ جانے والے ہی خوش نصیب ٹھہرے کہ کوئی ان کو یاد تو کرتا ہے نا!!



پتا ہے آنسو انسان کے آخری سب سے قیمتی ترین متاع ہوتے ہیں جو وہ کسی کے لئے نچھاور کر دیتا

ہے !!



۔ ہم کسی کو بھی آسانی سے نہیں بھول سکتے ہیں بس خود کو فریب دیتے ہیں کہ ہم بھول چکے ہیں
۔ پھر کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کوئی نام سن کر ہم چونک سے جاتے ہیں وہ نام ہمارا ہاتھ پکڑ کر ہمیں ماضی کی
پگڈنڈیوں پر لے جاتا ہے اور تب ہمیں احساس ہوتا ہے کہ ہم کچھ بھی نہیں بولے۔۔ کچھ بھی تو نہیں !!



کچھ لوگ کب کے مر چکے ہوتے ہیں بس وہ زندہ رہنے کا نالک کرتے ہیں!



پھول پھینکنے والے ہاتھ جب پتھر پھینکتے ہیں تو بڑی تکلیف ہوتی ہے اور جب لہجہ بدلتے ہیں تو بڑی
اذیت ہوتی ہے۔۔ کبھی کبھی آپ کا پر خلوص ہونا ہی بہت بڑا جرم بن جاتا ہے۔ جہاں آپ کو نہیں ہونا
چاہئے وہاں آپ کیوں ہوں آخر۔۔ تو اے دل نادان آ کہیں اور چلتے ہیں جہاں آنکھیں آنسو نہ بہائیں اور
دل غم زدہ نہ ہوں۔۔ اے دل نادان چل کہیں اور چلتے ہیں!



الوداع جتنا تکلیف دہ ہوتا ہے اتنا ہی آپ کی زندگی میں بار بار آتا ہے اور ہاں کچھ تکلیف دہ فیصلے
انسان کو نہ چاہتے ہوئے بھی لینے پڑھ جاتے ہیں۔۔ !!



کبھی کبھی بہت کچھ کہہ دینے کے لئے آپ کو خاموش ہو جانا پڑھتا ہے پتا ہے کیا الفاظ وہ احساس
بیان نہیں کر سکتے جو آپ کے دل میں پیدا ہوتے ہیں۔۔ !!



★★★★★★

<https://www.paksociety.com>



میں کیسے پامال کی گئی روح کے ساتھ مسرت بھرے نغمے گاؤں اور زندگی سے لطف اندوز ہوں۔ بھلا درخت سے کٹی ہوئی شاخ کی نظر بھی موسم بہار پر ہو سکتی ہے۔۔۔!!



اے میرے محبوب میں تجھے یاد رکھوں گا۔۔۔ جیسے پیاسا پانی کو یاد رکھتا ہے۔۔۔ جیسے روح جسم کو یاد رکھتی ہے۔۔۔ جیسے پرندے گھونسلے کو یاد رکھتے ہیں۔۔۔ جیسے لہریں ساحل کو یاد رکھتی ہیں۔۔۔ جیسے ماں بچے کو یاد رکھتی ہے۔۔۔ جیسے دل دھڑکن کو یاد رکھتا ہے۔۔۔ جیسے پھول خوشبو کو یاد رکھتا ہے۔۔۔ جیسے دیاشعلے کو یاد رکھتا ہے۔۔۔ جیسے بہاریں خزاں کو یاد رکھتی ہیں۔۔۔ جیسے آنکھ روشنی کو یاد رکھتی ہے۔۔۔ جیسے دن رات کو یاد رکھتا ہے۔۔۔ میں تجھے یاد رکھوں گا میرے پری پیکر میں تجھے یاد رکھوں گا،،



عالم ضعیفی میں جب آپ کبھی تنہا ہوں گے تو چند پل کے لئے اپنے ماضی میں ضرور جھانکیں گے کہ یہی پل آپ کی ضعیفی کی راحت ہوں گے۔ ہاں کبھی نہ کبھی وہ وقت آئے گا جب آپ گم شدہ وقتوں کے رخ سے نقاب اتاریں گے اور اس وقت آپ سوچ رہے ہوں گے زندگی کتنی جلدی گزر جاتی ہے۔۔۔!!



بوڑھا سال اپنی آخری سانسوں میں ہے اور اس کی موت سے ہی سال نو کا جنم ہو گا۔ موت سے حیات کا راز ہمیشہ سے ہی ابدی رہا ہے۔۔۔ ہم میں سے کچھ لوگوں کے لئے ماہ و سال گردش لیل و نهار ہی ہے۔۔۔ زندگی درجہ بہ درجہ انجام کے قریب ہو رہی ہے اور سوچ رہا ہوں کہ سال گرنے کی خوشی مناؤں یا سال آنے کی۔ کتنی بد قسمتی کی بات کے کوچھ لوگوں کی زندگی بس رات کا ڈھل جانا اور صبح کا چڑھ آنا ہے۔۔۔ خیر ان الواعدی ساعتوں میں ماضی کی ستم گری پر نظر رکھنے کے بجائے مستقبل کی خوش کنی کو

سامنے رکھتا ہوں۔ آئیں اس سال کی بنیاد محبت پر رکھیں کے محبت کو فناء نہیں اور نفرتوں میں کچھ نہیں رکھا سوئے درد اور اذیت کے،۔۔ اے میری رب اس سال کو ہم پر امن اور سلامتی کے ساتھ اتار اور دلوں میں نفرتوں کی جگہ محبت کو پیدا کر۔۔۔

(31 دسمبر 2015)



محبت کے چند پل بادلوں کی طرح آئے اور گزر گئے اور وقت کے رحم قلم نے ہر محبت کی طرح اس محبت کا اختتام بھی لکھ ڈالا ایک حسین خواب ٹوٹا اور اس کی کرچیاں روح کو ادھیڑ گئیں۔۔ آہ دل غم سے بو جھل ہے اور آنکھیں چھلکنے کو بے تاب لبوں پر کرب کا پہرہ ہے۔ کتنے دلفیر تھے محبت کے وہ پل اور کتنی اذیت ناک ہے یہ شب ہائے غم۔ محبت کے جس نے نور نے میری روح کو لذت آشنائی بخشایک دم ہی ایک بھڑکتے شعلے میں بدلی اور میرے دل اور روح کو جلا کر خاکستر کر گئی۔ آج میرا حال اس شکست خوردہ سپاہی جیسا ہے جو سینے پر ہزاروں زخم کھائے میدان جنگ میں پڑا اپنی آخری سانسوں کو شمار کر رہا ہو۔ وہ جو بہت ہی اپنا تھا لحوں میں پرایا ہو گیا اور میرے پاس سو گوار یادوں کے سوا کچھ نہ بچا۔۔۔ الوداع محبت الوداع،،،۔۔!!



محبت انسان کو یوں اپنی لپیٹ میں لیتی ہے جیسے دسمبر کی کہر مناظر کو اور جب یہی محبت پر سمیٹ لیتی ہے تو ایک ابدی کرب انسان کو یوں ڈھانپ لیتا ہے جیسے پہاڑوں میں گھری جھیل کی شفاف سطح کو سرما کی پہلی برف باری ڈھانپ لیتی ہے۔۔۔۔!!!



کتنی تکلیف دہ بات ہے ہم اکثر کسی سے وہ باتیں نہیں کہہ پاتے جو باتیں کہنے کی ہوتی ہیں اور پھر

ساری زندگی ان ان کہی باتوں کو سینے سے لگائے پھرتے رہتے ہیں اور کتنی اذیت ناک بات ہے اکثر کہی گئی باتیں جب اپنی حرمت کھو دیتی ہیں تو انسان چپ چاپ اپنے اندر مر جاتا ہے۔، وائے افسوس کے ہم ساری زندگی کہی اور ان کہی باتوں کی بیچ پستے رہتے ہیں !!



ادسی اور کرب کے غلاف میں لپٹی وہ مجھے یونان کی کوئی دیوی لگی۔۔ اس کی خوبصورت آنکھوں میں درد کی وحشت ناک پرچھائیاں رقص کر رہیں تھی اور اشک اس کی آنکھوں سے یوں ٹپک رہے تھے جیسے وقت صبح گلاب کی پتیوں سے شبنم کے قطرے ٹپکتے ہیں۔۔ میں سکتہ زدہ سا تھا۔۔ وہ۔۔ کچلے ہوئے جذبات کی وہ الم ناک داستان تھی جس کو لکھنا میرے بس میں نہیں تھا یہ محبت کے انجام کی کہانی تھی۔۔ !!



ہزاروں قسموں وعدوں کے بعد یوں ہوتا ہے کہ چھوڑنے والا چھوڑ کے چلا جاتا ہے اور آپ اس درخت کی طرح تنہا رہ جاتے ہیں جس کی شاخوں سے خزاں کی تیز آندھی پتے نوچ کے لے گئی ہو۔ محبت کے وہ چند خوبصورت پل آپ کی زندگی کو درد کا جہنم بنا لیتے ہیں جس میں آپ کا وجود لمحہ بہ لمحہ پگھلتا رہتا ہے اور یہ کتنا اذیت ناک ہوتا ہے یہ تو وہی جانتے ہیں جو محبت کرتے ہیں۔۔ !!



کچھ لوگ محض آپ کا ایک خیال ہوتے ہیں اور خیال صرف محسوس کئے جاتے ہیں ان کو پکڑا نہیں جاسکتا۔۔ !!



۔ کچھ لوگ آپ کو اس وقت سمجھتے ہیں جب تقدیر آپ کو حرف غلط کی طرح مٹا چکی ہوتی ہے۔ ہاں دل دھڑکنا چھوڑ چکا ہوتا ہے اور آنکھیں بے نور ہو چکی ہوتی ہیں۔۔۔



محبت انسان کو یوں اپنی لپیٹ میں لیتی ہے جیسے دسمبر کی کہر مناظر کو اور جب یہی محبت پر سمیٹ لیتی ہے تو ایک ابدی کرب انسان کو یوں ڈھانپ لیتا ہے جیسے پہاڑوں میں گھری جھیل کی شفاف سطح کو سرما کی پہلی برف باری ڈھانپ لیتی ہے۔۔۔۔۔ یہی محبت ہے ہاں یہی محبت ہے !!



عشق وہ الہام ہے جو پاکیزہ روحوں پر نازل کیا جاتا ہے اور روشن دل اس کا مسکن ہوتے ہیں۔ سنو لوگو جس کی روح محبت سے خالی ہے وہ گویا پیدا ہی نہیں ہوا اس کا ہونا اور نہ ہونا برابر ہے۔۔۔ محبت تو جیسے ایک زندگی میں دوسری زندگی کا پیدا ہونا ہے، محبت آپ کو مکمل کرتی ہے یہ ان رازوں کو منکشف کرتی ہے جو بہت لطیف ہوتے ہیں۔۔۔ محبت کے بنا ہم پتھر ہیں اور پتھر کو پارس یہی محبت بنا دیتی ہے !!



سوچتا ہوں کہ اس گل رعنا کے پیکر کی روح بھی حسین ہو گی اور جسم بھی۔۔۔ آہ کے میری بصارت کبھی اسے چوم نہ سکی اور بصیرت کے سارے قافلے ہمیشہ اس کی جلوہ گاہ میں سر بسجود رہے۔۔۔ اے میرے خیالی پیکر تیرا شکریہ کے تو نے مجھے زندگی کی حلاتوں میں سے سب سے اعلیٰ حلاوت "محبت" سے ملایا۔۔۔۔۔ آہ اب ان باتوں کا تذکرہ زخموں پر نمک پاشی ہے۔۔۔ فناء کی آغوش میں میرا دل اس کے لئے دعا گو ہے۔۔۔۔۔ اے میری نظر سے دور اور دل کے بہت قریب میرے محبوب ،، خداوند تمہیں خوش رکھے کے تیری خوشی میں میری روح کا سکون پوشیدہ ہے !



ہر انسان کو اپنی پہلی محبت یاد در ہتی۔ اور ہر کوئی اپنی پہلی محبت کی یادوں کو سینے سے لگانے کا آرزو مند ہوتا ہے۔۔۔ وہ پہلی محبت جو اپنی تمام تر تلخیوں اور لذتوں کے ساتھ آپ کی زندگی کو ایک انوکھے سرور

سے آشنا کرتی ہے اور پھر آخری سانسوں تک آپ کو اپنی گرفت میں لئے رکھتی ہے۔ آج کی پوسٹ پہلی اور آخری محبت کے نام جو زندگی کی تلخیوں میں حلاوت پیدا کرتی ہے جو ایک منور ستون کی طرح آپ کے دل میں روشنی پیدا کرتی ہے!!



گرتی شبیم اور سر سراتی ہوا کو میں محسوس کر سکتا تھا۔۔ اور ان یادوں کو بھی جو فضا میں پھڑ پھڑا رہیں تھیں۔۔ یادیں جو روح کی گہرائیوں میں رنج و الم پیدا کرتی ہیں۔۔ یادیں جو آنکھوں سے اشکوں کی صورت میں گرتی ہیں اور پلکوں پر خوابوں کی صورت میں رکتی ہیں۔۔ یادیں جو روح کو چھیدتی ہیں اور دل کو غم زدہ کرتی ہیں۔۔ یادیں جو لرزتی ہوئی دھار کی صورت میں وجود کو کاٹتی ہیں۔۔ یادیں جو آپ کی ہستی کو حزن و ملال کا لبادا اوڑھا دیتی ہیں۔۔ یادیں جو قہر کی صورت میں وجود پر اترتی ہیں۔ یادیں جو کرب کو جگاتی ہیں۔۔ یادیں جو روح کو رولاتی ہیں،، یادیں جو اذیت کو بڑاتی ہیں۔۔۔۔۔ آہ۔۔۔ یادیں جو بس یادیں ہوتی ہیں حقیقت سے بہت دور بس یادیں،!!!



یقین کیجئے آپ کا کردار کسی کی زندگی کے فسانے میں اتنا اہم نہیں ہوتا جتنا آپ سوچ رہے ہوتے ہیں۔۔ کسی ایک کردار کے ختم ہو جانے سے داستان ختم نہیں ہوتی۔ آپ اپنے آپ کے علاوہ کسی کے لئے ضروری نہیں ہوتے ہیں کوئی کسی کے لئے ضروری نہیں ہوتا ہے۔۔ بات تکلیف دہ ہی لیکن کہنا چاہوں گا کہ ہم سب کا متبادل موجود ہوتا ہے اور یہی سچ ہے!!



محبت عالم خواب میں گزارے گئے چند حسین پہروں کا نام ہے!!



ساری دلیلیں، منطقیں، فلسفے۔ تدبیریں اپنی جگہ حق سچ پر سنو لوگو اکثر تقدیر کی چال کے جواب میں ہمارے پاس کوئی چال نہیں ہوتی ہمیں ہارنا ہی ہوتا ہے اور ہم ہارتے ہیں۔ وقت کی بساط پر کھیلی گئی اکثر بازیوں میں آپ بہت کچھ ہار جاتے ہیں جن میں وہ رشتے بھی ہوتے ہیں جن کے بغیر جینا محال ہوتا ہے۔۔۔ پر صاحبو جینا تو پڑتا ہے کیونکہ زندگی جینے کے علاوہ آپ کے سامنے کوئی دوسری چوائس نہیں رکھتی،!



ہمارا معاشرہ سب کچھ معاف کر سکتا ہے پر افسوس عورت کا عورت ہونا کبھی معاف نہیں کر سکتا!!



۔ لڑکیاں بڑی عجیب ہوتی ہیں یہ مکمل اعتبار کرتی ہیں آدھا نہیں۔۔۔ یہ مکمل محبت کرتی ہیں ادھوری نہیں۔۔۔ ان کے ہاں دوسری محبت کا تصور نہیں ہوتا ہے۔۔۔ ہم مرد پہلی محبت میں بھی دوسری محبت کر لیتے ہیں۔۔۔ یہ بڑی نازک مزاج ہوتی ہیں،، ان کا احساس بہت کوئل ہوتا ہے۔۔۔ ان کی ادوؤں کے ہزار رنگ ہیں جیسے جب شدید غصے میں ہوتی ہیں تو آنکھوں میں آنسو چمکنے لگتے ہیں۔۔۔ آج کی پوسٹ ان خوبصورت دل رکھنے والی لڑکیوں کے نام جو بہت کچھ سہہ کر بھی چپ رہتی ہیں اور جن کے لب حرف شکایت سے نا آشنا ہوتے ہیں۔۔۔ جو محبت کا خراج نہیں مانگتیں جو محبت کو کامل رکھتیں ہیں محبت کی تمام تر خوبصورتی کے ساتھ!!



یک طرف قربانیاں کسی بھی تعلق کو نہیں بچا سکتی ہیں، کسی نہ کسی موڑ پر ضبط ٹوٹ جاتا ہے اور ساتھ تعلق بھی۔۔۔ رشتوں کی دیواریں اٹھانے سے پہلے سوچ لیں کہ ان دیواروں کی بنیادوں میں دو طرفہ

اناء ضد اور میں کو دفن کیا یا نہیں۔۔ اگر کیا تو ٹھیک اگر نہیں کیا تو تیار رہیں کہ کسی بھی وقت تعلق ٹوٹ جائے گا اور آپ دیکھتے رہ جائیں گے!!



کیسا ہوتا ہے کسی کو دھیرے دھیرے کھودینے کا احساس۔۔ کسی کے چھوڑ جانے کا اندیشہ جب ڈستا ہے تو اذیت کی کیا انتہاء ہوتی۔ ہے۔۔ رخ بدلتی نگاہوں کو جھیلنا کیسا ہوتا ہے۔۔۔۔ مجھے بتاؤ تو سہی نظر انداز کیئے جانے کا کرب کیسا ہوتا ہے۔۔۔۔ بہت کچھ کھو دینے کا بعد خالی ہاتھ رہ جانا کیسا ہوتا ہے۔۔۔۔ کیسا ہوتا لمبی مسافتوں کے بعد منزل نہ ملنے کا احساس۔۔۔۔ کیسا ہوتا ہر سوال کے جواب میں ایک تکلیف دہ خاموشی کو سننا۔۔۔۔!!



۔ وصل کی خواہش کے پیچھے اگر دیکھا جائے تو "ہوس" ہی ہوتی ہے آخر محبت میں وصل کی خواہش کیوں۔؟؟ کیا وصل کے بغیر محبت نہیں ہو سکتی۔۔ مجھے کہنے دیجئے کہ ہم نے ہوس کو ایک خوبصورت نام دے رکھا ہے اور وہ نام ہے محبت،،۔۔!!



وقت کہیں سے کہیں بڑھ جاتا ہے۔ لیکن انسان چاہ کر بھی ماضی کے ان لمحوں کی یادوں کو فراموش نہیں کر سکتا جو حال کی اذیت کا سبب ہوتی۔ ہیں۔۔ ہم سب یادوں کے اسیر ہیں اور کون کبخت رہائی چاہتا ہے؟؟۔۔ کچھ لوگوں کے لئے یادیں سہارا ہوتی ہیں کہ وہ نہ ہوں تو ان کا دم گھٹ جائے۔۔ آج کی پوسٹ ان کے نام جو یادوں کی چوکھٹ پر سجدہ ریز ہیں۔۔ جن کا حال ماضی ہے۔۔ زمانے کی قید سے آزاد!!



لوگ رشتے تو بنا لیتے ہیں پر افسوس رشتے نبھا نہیں سکتے۔۔۔ اکثر ایک خوبصورت تعلق کا انجام بہت بد صورت ہوتا ہے، کتنی اذیت ہوتی کوئی آپ کو اچانک اپنی زندگی سے باہر پھینک دے اور آپ یہ تک نہیں جانتے ہوں کہ اس حادثے کی وجہ کیا ہے۔۔۔ کیا آپ نے کبھی ایسی زندگی جی ہے جو ایک سوال کی طرح ہو؟۔۔ جس کا جواب آپ چاہ کر بھی نہیں جان پائیں ہوں۔۔ انا کی دیواروں کے اس پار رشتے سسک سسک کے دم توڑ رہے ہیں پر سب کو اپنی "میں" عزیز ہے۔۔ کوئی جھکنا نہیں چاہتا۔۔۔ آؤ ماتم کریں ان پر خلوص رشتوں کی دردناک موت جو انا کی بھینٹ چڑھا دیئے گئے۔۔ یہ مرثیہ ہے ان رشتوں کا جن کی تربت پر آج تک کوئی نہیں گیا۔۔۔۔۔!!



لو نومبر کا چر اغ بجھ گیا اور وقت آخر میں اس کی تھر تھراتی ہوئی لومیں دیکھتا رہا کہ دسمبر اپنی جبین پر آئی اداس رتوں کو سنوارتا ہوا آن پہنچا۔ فضاء میں سکتہ زدہ کھڑے اوس کے قطرے نومبر کی آخری ہچکیوں کو سنتے ہوئے کچھ اور نم آلود ہو چکے۔۔ کھرے کی چادر اوڑھے پر منظر سو گوار سا تھا۔۔ اداسی کی بدلیاں اپنے اندر یادوں کی برسات لئے لوگوں کے دلوں پر برسے لگئیں تھیں، دھند میں دبے ٹمٹماتے تارے عجیب سا سماں پیدا کر رہے تھے۔ ایک عجیب سا سکوت تھا کہ دل دھڑکنے کی صدا میں سن سکتا تھا۔۔ دل میں دبی بیمار خواہشوں کی سرگوشیاں دسمبر کے جادو کا پتا دے رہی تھیں۔۔ میں سحر زدہ سا اندھیرے کی چادر میں کسی خیالی وجود کو تلاشتے ہوئے سوچ رہا تھا، کہ یہ دسمبر بھی بیت جائے گا۔۔ پچھلے دسمبر کی طرح۔۔ اپنے اندر کبھی راز لئے بہت سی یادیں اور بہت سے آنسو لئے۔۔ بہت سے خواب لئے دبے پاؤں،، کہ دسمبر رک نہیں سکتا۔۔ اسے تو جانا ہوتا ہے۔۔ پھر سے لوٹ آنے کو۔۔۔۔۔!!

(کیم دسمبر ہزار پندرہ)



(29 نومبر ہزار پندرہ)



ایک پر ملال شام کے کنارے بیٹھا آخری سطریں تحریر کر رہا ہوں، زندگی میں ناچاہتے ہوئے بھی بہت کچھ چھوڑنا پڑتا ہے۔ انسان ہار جاتا ہے اسے جھکننا پڑتا ہے۔ گردش ایام تھکا دیتے ہیں۔ الواضع تکلیف دہ ہی سہی لیکن کہنا پڑھتا ہے۔۔۔ آخر لمبی مسافتوں کے بعد منزلیں نہ ملیں تو کیا کرے کوئی۔ آخر کب تک دلوں میں موجود دردوں کی پردہ دری کروں میں، کب تک روحوں پر لگے داغ تازہ کرتا رہوں۔۔۔ کب تک دردوں کو زبان دیتا رہوں۔ کب تک خواہشوں کی موت کا ماتم کروں۔۔۔ مجھے چپ ہو جانا چاہئے۔۔۔ میں چپ ہو جاتا ہوں۔۔۔ آخر خاموشی سب سے بڑا کلام ہوتی ہے۔۔۔ آج الفاظ اور میرا تعلق نہ رہا۔۔۔۔۔۔۔۔ بس چُپ۔۔۔۔۔!



کچھ لوگ آپ کی زندگی میں بہار کے ایک خوشگوار جھونکے کی طرح چند پل کے لئے آتے

ہیں۔۔۔ وہ چند پل آپ کی زندگی کا قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں۔۔۔ ان چند پلوں میں آپ اپنے حصے کی زندگی جی لیتے ہیں۔۔۔ پھر یوں ہوتا ہے کہ وہ آپ کو چھوڑ جاتے ہیں آپ کی زندگی کو ہمیشہ کی خزاں کے سپرد کر جاتے ہیں۔۔۔ وہ خزاں جس پر کبھی بہار نہیں آتی۔۔۔ آپ کے لئے ہر موسم خزاں کا موسم ہوتا ہے۔۔۔ ہم ساری زندگی ان چند پلوں کی اسیری میں جینا چاہتے ہیں وہ چند پل جو بہار کے ہوتے ہیں۔۔۔ جن پر کبھی خزاں نہیں آتی۔۔۔ وہ چند پل کسی کے ساتھ کے ہوتے ہیں جن میں جدائی نہیں آتی۔۔۔۔۔ آہ۔۔۔۔۔ وہ چند پل۔۔۔۔۔!!



آپ کے ماضی میں گزارے گئے حسین لمحات ہی اکثر آپ کے "حال" کا ناسور بن جاتے ہیں۔۔۔ وہ لمحات جب آپ ماضی میں جیتے ہیں تو بڑی لذت ملتی ہے۔۔۔ لیکن جب وقت کا بے رحم ہاتھ آپ کو کھینچ کر حال میں لیکر آتا ہے وہ لمحات ہی آپ کی روح تک کو ادھیڑ کے رکھ دیتے ہیں۔۔۔ کتنی عجیب بات ہے ناکہ ایک ہی لمحات درد اور راحت کا سبب ہوتے ہیں۔۔۔ بس فرق اتنا سا ہوتا ہے کہ وہ لمحات آپ کہاں جینا چاہتے ہیں اپنے "حال" میں یا اپنے "ماضی" میں۔۔۔ درد شناس لوگ حال میں وہ لمحات جیتے ہیں۔۔۔ جب تھک کے ٹوٹنے لگتے ہیں تو چند قدم پیچھے ماضی کی راہ لیتے ہیں کہ وہ بہتر تین جگہ ہوتی ہے بکھرنے کے لئے۔۔۔!!



آپ جس کے لئے اپنی ذات کو اپنی خواہشات سمیت اپنی ہی ذات کے ایک کونے میں دفن کر دیتے ہیں۔۔۔ آپ کی "میں" بس "تم" رہ جاتی ہے۔۔۔ آپ خود میں ڈوبتے ہیں تو کسی کی ذات کے اندر نکلتے ہیں اور وہی پھر آپ کو نظر انداز کر دے۔۔۔ تو کیسا لگتا ہے۔۔۔ اذیت کے کتنے مراحل طے کرتے پڑتے ہیں۔۔۔ کرب کی کتنی منزلیں سر کرنی پڑتی ہیں۔۔۔ حسرت کا کیا عالم ہوتا۔۔۔ درد کی کیا شدت ہوتی

ہے۔۔۔ دل کی کیا کیفیت ہوتی ہے۔۔۔ احساسات کیسے مجروح ہوتے ہیں۔۔۔ میں کیسے بیان کر سکتا ہوں کیا گزر جاتی ہے دل پر جب کوئی آپ کو نظر انداز کر دیتا ہے۔۔۔ پھر تنہائی میں جب آنکھوں سے اشکوں کی لڑیاں بہہ رہی ہوتی ہیں تو کون جاننا ہے وہ تنہائی کا کیا تنہائی ہوتی ہے وہ اشک کیا اشک ہوتے ہیں۔۔۔ وہ درد کیا درد ہوتا ہے۔۔۔۔۔ رہنے دو بس۔ آؤ چلتے ہیں اپنی ذات کے اس مدفن پر جہاں وحشتیں رقصاں ہیں۔۔۔ آؤ چلتے ہیں۔۔۔!!



کتنی حیرت کی بات ہے کہ انسان کو خوشیوں کے پہاڑ بھی ہوں تو کم لگتے ہیں۔۔۔ اور غم ایک بھی ہو تو پہاڑ لگتا ہے۔۔۔ کوشش کریں اگر آپ شکر نہیں کر سکتے تو شکوہ بھی نا کریں۔۔۔ کامیابی کا ایک راز یہ بھی ہے کہ اللہ پر "امید" کی جگہ "یقین" کو رکھیں۔۔۔ وقت کروٹ لے گا اور یہ کروٹ آپ کے حق میں ہوگی۔۔۔!!



میں آج تک اسے دیکھ نہیں پایا۔۔۔ پتا نہیں آپ زندگی میں کبھی اسے دیکھ سکوں گا یا نہیں۔۔۔ پتا نہیں اس کی آواز سن سکوں گا یا نہیں۔۔۔ کتنا عجیب ہوں اس سے محبت کرتا جو میرے جذبوں کی شدت سے انجان ہے۔۔۔ جو نہیں جانتی کوئی اس کی محبت میں رات دن بسر کر رہا ہے کوئی اس کا دیوانہ ہے۔۔۔ کاش میں اس سے کہہ سکتا کہ میں کتنی شدت سے اسے چاہتا ہوں۔۔۔ کاش!!



ہر شخص کو ایک خاموش سامع کی تلاش ہے جو اس کے درد تکلیفیں اور الجھنیں خاموشی سے سن سکے۔۔۔ لیکن یہاں ہر شخص اپنی امیدوں کی لاش بنا پھر رہا ہے۔۔۔ کوئی خاموش سامع بننے پر رازی نہیں۔۔۔ سب اپنی کہنا چاہتے ہیں کسی کی سننے پر رازی نہیں۔۔۔ شاہد یہی وجہ ہے ہر شخص ان باتوں کے بوجھ تلے

سک رہا ہے جو وہ کہنا چاہتا ہے۔۔۔ بہت کچھ کہہ دینے کی حسرت اور پھر خاموش اس پیاس کی طرح ہوتی ہے جو صحرا میں آہستہ آہستہ مار دیتی ہے۔۔۔ ہم زندگی میں بہت سی باتیں نہیں کہہ پاتے کیوں کوئی سسنے والا ہی نہیں ہوتا۔۔۔ تو کوشش کیجئے کسی کی بات سن سکیں۔۔۔۔۔ آپ کی خاموش اگر کسی کو گویائی عطا کر دے تو یہ بھی بہترین نیکی ہے۔۔ تو آج کے یہ لفظ ان کے نام جو ان کہی باتوں کے جال اپنی روحوں پر ڈالے سفر زیست طے کر رہے ہیں!!



عورت اظہار کی بھوکی ہوتی ہے۔۔۔ وہ چاہتی ہے اس سے بار بار محبت کا اظہار کیا جائے۔۔۔۔۔ جب وہ سنورے تو اس کی تعریف کی جائے۔۔ تعریف وہ کرے جس کے لئے وہ سنورتی ہے۔۔۔ ایک طرف اس کے حسن کا ایک زمانہ نغمہ سرا ہو اور ایک طرف وہ جس کے لئے وہ بنتی سنورتی ہے تو یقین کیجئے ایک زمانے کی تعریف ہیج ہے اُن چند بولوں کے آگے جو ان لبوں سے نکلیں جن سے وہ تعریف سننا چاہتی ہے۔۔۔۔۔!!



ایک تعلق کو بچانے کے لئے آپ اپنی ذات کو فنا کر لیتے ہیں۔۔۔ ہزاروں خواہشوں کا گلا گھونٹ دیتے ہیں۔۔۔ ہزاروں ارمانوں کو اس تعلق کی بھینٹ چڑھا دیتے ہیں۔۔۔۔۔ ہر تمنا کو جلا دیتے ہیں۔۔۔ آپ کی زندگی کے سب راستوں کی منزل وہ ایک تعلق ہوتا ہے۔۔۔ وہی آپ کی ابتداء اور انتہاء ہوتا ہے۔۔۔۔۔ آپ کی سوچ کا سفر اس تعلق سے شروع ہوتا ہے اور اسی تعلق پر آکر ختم ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور پھر یوں ہوتا ہے کہ۔۔۔۔۔ یہ تعلق ٹوٹ جاتا ہے اسے ٹوٹنا ہی ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آپ کے دامن میں اس تعلق سے وابستہ تلخ یادوں کے سوا کچھ نہیں بچتا۔۔۔ اس ایک تعلق کا حاصل ہوتا ہے کہ انسان ساری زندگی "تعلق" بنانے سے ڈرتا ہے۔۔۔ آج کی پوسٹ ان کے نام جو "تعلق" کے ڈسے

ہوئے ہیں۔۔۔۔ اور آج بھی وہ تعلق نبھارہے ہیں جسے ٹوٹے ایک زمانہ بیت چکا۔۔۔!!



- ہر انسان کا ایک خوبصورت ماضی ہوتا ہے۔۔۔۔۔ جب انسان تھک سا جاتا ہے تو چند پل کے لئے وہ اس ماضی کی پناہ لیتا ہے۔۔۔۔۔ وہ چند پل اپنے اس خوبصورت ماضی میں جیتا ہے۔۔۔۔۔ زمانے کی تیز دھوپ میں یہ ماضی ایک سایہ دار شجر کی طرح ہوتا ہے جس کے نیچے بیٹھ کر وہ سستا لیتا ہے۔۔۔۔۔ اگر یہ ماضی نہ ہو تو انسان بہت جلد ٹوٹ کر بکھر جائے۔۔۔۔۔ آج کی پوسٹ اس خوبصورت ماضی کے نام جو آپ کا میرا اور ہم سب کا ہے۔۔۔۔۔!!



آج کچھ نہیں لکھوں گا۔۔۔۔۔ آج جی چاہتا ہے روح کی شکنیں درست کروں۔۔۔۔۔ آج چُپ ہی سہی۔۔۔۔۔ لیکن ایک بات کہوں اس چُپ میں بھی ہزاروں داستانیں سسکیاں لے رہی ہیں۔۔۔۔۔ وہ داستانیں جو اظہار تک نہ پہنچ سکیں۔۔۔۔۔ جن کو زبان نہ مل سکی۔۔۔۔۔ آج کی "چُپ" ان کے نام جو میری گویائی پر شکوہ کناں ہیں!!



بارش کی بوندیں بگھور ہی تھیں مجھے
سرد پڑتا ہوا جسم اور آنکھوں میں پانی کے قطرے
منظر کو دھندلا سا کر رہے تھے
میں کیچڑ سے لت پت ایک سڑک پر چل رہا تھا
پورا منظر ہی بھیگا ہوا تھا۔۔۔۔۔ اور شاہد آنکھیں بھی
میں فضا میں کسی کی خوشبو کو محسوس کر رہا تھا

کچھڑ میں پڑتے قدم میری ناتوانی کا گلہ کر رہے تھے
 جذبات بھیگ چکے تھے۔۔۔۔۔ احساس بھیگے ہوئے تھے
 کسی کی یادیں بارش کی طرح برس رہی تھی
 میں مسحور سا چل رہا تھا۔۔۔۔۔ سفر طویل تھا
 درختوں کی شاخیں پانی کے بوجھ تلے جھکی جا رہیں تھیں۔۔
 مجھے ان پر اپنی پلکوں کا گماں سا ہوا
 جو ٹوٹے خوابوں کے بوجھ تلے بے حال سی تھیں
 منظر بھیگے ہوئے تھے۔۔۔۔۔ خواہشیں بھیگ چکی تھیں
 پتوں پر ٹھہرے پانی نے سرگوشی کی تھی
 اب پلٹ جانے کا وقت آیا
 بارش ہو رہی تھی
 اور یادوں کے دائرے آہستہ آہستہ سمٹ رہے تھے
 میں لوٹ آیا تھا۔۔۔۔۔ مجھے تو لوٹ آنا تھا۔!



کچھ تعلق احساس کے تعلق ہوتے ہیں۔۔ جو روحوں کے روحوں کے ساتھ پوتے ہیں۔۔ انہیں کوئی
 نام نہیں دیا جاسکتا۔۔ شاہد کوئی ایسا نام ہے ہی نہیں جو اس تعلق کے وسیع تر مفہوم اور خوبصورتی کو اپنے
 اندر سمیٹنے کی سکت رکھتا ہو۔۔ اس تعلق میں مسافتیں اہمیت نہیں رکھتیں۔۔ مجھے لگا تھا کہ یہ تعلق مضبوط
 ہوتا ہے بڑا۔۔۔۔۔ لیکن کل شام سے ایک سوال نے مجھے پریشان سا کر دیا کہ آیا یہ تعلق بھی ٹوٹ سکتا
 ہے۔۔۔۔۔ میرے یقین میں لرزش سی ہوئی ہے۔۔۔ مجھے لگ رہا جیسے میں ایک بار پھر غلط ہونے والا

ہوں۔۔۔۔ ایک بار پھر میرا گمان ٹوٹنے والا ہے ایک بار پھر میں اپنے یقین کے لاشے پر نوحہ خواہ پونے والا ہوں۔۔۔۔ ایک بار پھر چوٹ روح پر کھانے والا ہوں۔۔ ایک بار پھر میں ہارنے والا ہوں۔۔ بس اک بات ہے اس بار جو یقین ٹوٹے گا۔۔۔۔ تو یقین پر سے اعتبار اٹھ جائے گا۔۔۔۔ اور ساری زندگی بے یقینی کی سانسیں اپنے اندر اتار تار ہوں گا۔۔۔۔۔ اس وقت تک جب تک وقت کی تیز آندھی میرے ہونے کے ثبوت کو مٹا نہیں دیتی۔۔۔۔۔!!



انسان "انسان" کو سمجھنے کے بارے میں ہمیشہ سے ہی غلط فہمی کا شکار رہا ہے!!



کیا اس سے محبت کی جاسکتی ہے جو کسی اور سے محبت کرتا ہو۔۔۔۔۔ کیا محبت اتنی اعلیٰ ظرف ہوتی ہے۔۔ اس سوال کا جواب مجھے نہیں مل سکا۔۔۔۔۔ محبت کے استعاروں میں سے کون سا استعارہ ہے یہ۔۔۔۔۔ یہ محبت کا کون سا رنگ کو سا روپ ہے۔۔۔۔۔ میں سمجھ نہیں پایا ہوں۔۔۔۔۔ لیکن اتنا جانتا ہوں یہ محبت کی سب سے اعلیٰ ترین قسم ہے۔۔۔۔۔ کیوں کہ آپ جس کے لئے اپنے جزیبوں میں شدت رکھتے ہیں۔۔۔۔۔ وہ کسی اور کے لئے وہی جزیبات رکھتا ہے۔۔۔۔۔ آپ اس گمان کے ساتھ محبت کر رہے ہوتے ہیں کہ وہ آپ کو نہیں مل سکتا۔۔۔۔۔ آہ۔۔۔۔۔ کتنا تکلیف دہ ہے یہ۔۔۔۔۔ آپ کے دل میں جو ہو۔۔۔۔۔ اس کے دل میں کوئی اور ہو۔۔۔۔۔

اے محبت ،،،،، تو وہ راز ہے جسے کوئی جان نہ پایا ،،،،، تو وہ پہیلی ہے جو کبھی سلجھ نہ سکی۔۔۔۔۔!!



کیسا لگتا ہے جب کسی پر کیا گیا بھرم اور مان ٹوٹتا ہے۔۔۔۔۔ آپ کی بے لوث چاہتوں کو پاؤں تلے

★★★★★★★★

★★★★★★★★

<https://www.paksociety.com>

کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

جب آپ کسی کو یاد کروانے پر بھی یاد نہیں آتے۔۔۔۔۔!!



کچھ لوگوں کی زندگی ایک صفحے کی مانند ہوتی ہے جسے لوگ پڑھ کے الٹ دیتے ہیں۔۔۔۔۔ قلم کی نوک وہ درد بیان کرنے سے پہلے ہی ٹوٹ جاتی ہے جو درد لوگ دے جاتے ہیں۔۔۔۔۔ کچھ لوگوں کے نصیب میں تنہائی لکھ دی جاتی ہے۔۔۔۔۔ اور وہ لاکھوں کے ہجوم میں بھی تنہا ہوتے ہیں۔۔۔۔۔ کچھ لوگ سدا کے تشنہ لب ہوتے ہیں اور ان کی پیاس کوئی نہیں بجھا سکتا۔۔۔۔۔ مقدر کی فریب کاریاں لوگوں سے شکوہ کرنے پر مجبور کر دیتی ہیں۔۔۔۔۔ نادانی کی بات یہ ہے کہ ہم ان سے درد مٹانے کی امید رکھتے ہیں۔۔۔۔۔ جو ہمارے درد کی وجہ ہوتے ہیں۔۔۔۔۔ لوگ حسن پرست ہوتے ہیں سیرت کا حسن دکھائی نہیں پڑتا۔۔۔۔۔ اکثر زخموں کے آرام کے لئے لوگ اس پر شعلے کا پھاہار رکھ دیتے ہیں۔ دل نہیں کر رہا الوداع کہنے کو۔۔۔۔۔ لیکن یہاں بھی ہر شخص تکلیف بڑا رہا ہے۔۔۔۔۔ دکھ تو یہ ہے۔۔۔۔۔ آنکھوں سے بہتا پانی بس پانی ہی تصور کیا جاتا ہے۔۔۔۔۔ لوگ ملتے ہیں چھوڑ جانے کے لئے۔۔۔۔۔ میرا وجود نرم آلود مٹی کی مانند ہو چکا۔۔۔۔۔ اب تو اپنا آپ ہی اجنبی معلوم ہوتا ہے۔۔۔۔۔ اور اجنبی شخص کا بھلا یہاں کیا کام۔۔۔۔۔ ہاں یہ اجنبی بھی الوداع کہہ رہا ہے۔۔۔۔۔ بہت سی ان کہی باتیں سینے میں دبائے۔۔۔۔۔ کچھ اپنوں کے زخم سینے سے لگائے۔۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔۔ بہت سی حسرتیں لئے وقت کی ظالم دھند میں روپوش ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ کبھی نہ پلٹنے کے سفر پر۔۔۔۔۔ کس کو معلوم اس سفر کی انتہاء پر منزل موجود ہو نہ ہو۔۔۔۔۔ سو اجازت دیجئے۔۔۔۔۔ او دعا کیجئے۔۔۔۔۔ یہ سفر آخری سفر ہو۔۔۔۔۔ کہ اب مسافتوں کو ناپنے کی تاب نہ رہی۔۔۔۔۔ یہ دل اب پڑاؤ چاہتا ہے۔۔۔۔۔ اب کسی سے امید وفا نہ رہی۔۔۔۔۔ یہ دل اب پڑاؤ چاہتا ہے!!۔۔۔۔۔



- تنہاء سردراتوں میں کسی کو سوچتے رہنا، لطف دیتا ہے نا۔۔۔۔۔ کسی کی یاد میں خود کو بکھیرنا اور پھر اپنے بکھرے وجود کو چنتے رہنا کیسا خوب مشغلہ ہے نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اپنی تنہائی کو سامنے بیٹھا کر اس سے گفتگو کرنا برا تو نہیں نا۔۔۔۔۔ بڑے خلوص کے ساتھ اپنے ذات کو توڑتے رہنا بھی تو اچھا ہی ہے نا۔۔۔۔۔ کھڑکی میں کھڑے ہو کر بڑی دور تک اندھیرے میں دیکھنا۔۔۔ اور ان لمحات کے سرور میں کھو جانا بھی تو اچھا ہے نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سردراتوں کی خاموشی کو کان لگا کر سننا بھی مزا دیتا ہے نا۔۔۔۔۔ ساری رات یاد کی لوریاں سننا۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ صبح بھیگے ہوئے سرہانے کو چپچھاتے رہنا برا تو نہیں نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اچھا ہے نا۔۔۔۔۔!؟



سردیوں کی پہلی بارش نے میرے کان میں دھیمی سی سرگوشی کی تھی۔۔۔۔۔ دسمبر لوٹ کے آرہا۔۔۔۔۔ دل دھڑکا تھا۔۔۔۔۔ وہ پچھلے دسمبر کی ساتھ وابستہ یادیں بڑی دیر تک کسی کی یاد دلاتی رہیں۔۔۔۔۔ وہ جو پچھلے دسمبر میں ساتھ تھا میرے۔۔۔۔۔ پاس تھا میرے۔۔۔۔۔ دسمبر لوٹ کر آرہا۔۔۔۔۔ بارش کے قطروں کے ساتھ اس کی یادیں بھی برس رہیں تھیں مجھ پہ۔۔۔۔۔ آنکھوں میں نمی در آئی تھی۔۔۔۔۔ اس نمی کی خواہش تھی۔۔۔۔۔ کاش وہ بھی لوٹ آتا۔۔۔۔۔ جیسے دسمبر لوٹ آیا تھا۔۔۔۔۔ اس کے خیالوں کے جنگل میں چلا جا رہا۔۔۔۔۔ شجر بہت سے تھے۔۔۔۔۔ پر اس جیسا کوئی سایہ دار نا تھا۔۔۔۔۔ ایک تکلیف دہ یاد نے مجھے ڈسا تھا۔۔۔۔۔ آج اس سے نچھڑے پورا سال ہو گیا۔۔۔۔۔ اک خواہش نے دل میں انگڑائی لی تھی۔۔۔۔۔ کاش وہ بھی لوٹ آتا اس دسمبر کے ساتھ۔۔۔۔۔ آج ان راستوں پر چلنے کو جی کر رہا تھا۔۔۔۔۔ جن راستوں پر پچھلے دسمبر وہ ساتھ تھا میرے۔۔۔۔۔ ویران ہوتی ہوئی شام نے کہا تھا۔۔۔۔۔ دسمبر لوٹ آیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں نے پیچھے مڑ کے دیکھا تھا۔۔۔۔۔ دسمبر کی دھند تھی۔۔۔۔۔ میں تھا۔۔۔۔۔ اور میری

تنہائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور اس کی یاد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یادیں بس یادیں ہوتی ہیں۔۔۔۔۔ میں نے سب سنا تھا۔۔۔۔۔ پھر بھی سر جھکائے ان یادوں کا تعاقب میں چل دیا تھا۔۔۔۔۔ مجھے یادیں عزیز تھیں مجھے دسمبر عزیز تھا۔۔۔۔۔!



جب آپ کا کوئی اپنا اتنا مصروف ہو جائے کہ اسے آپ یاد کرنے پر یاد نہ آتے ہوں تو مان لینا چاہئے کہ اس کے نزدیک آپ کی اہمیت نہیں رہی۔۔۔۔۔

یہ بڑا تکلیف دہ مرحلہ ہوتا ہے آپ اپنے کو یہ تسلیاں دے رہے ہوتے ہیں کہ نہیں۔۔۔ وہ واقعی میں مصروف ہے۔۔۔ اسے میں یاد ہوں۔۔۔ وہ اب بھی مجھے سوچتا ہے۔۔۔ کیا اس سے بڑی ذہنی اذیت کچھ ہوگی کہ انسان اپنے آپ کو اس بات کا یقین دلارہا ہوتا ہے۔۔۔ جس پر سے خود اس کا یقین اٹھ چکا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

یہ احساس ہے کسی کو دھیرے دھیرے کھودینے کا یہ سانحہ روز گزرتا ہے کہ کوئی آپ کے ہاتھوں سے ریت کی مانند پھسلتا جا رہا ہے اور آپ بے بسی سے دیکھ رہے ہیں،، یہ تو ہوتا ہے ہر پر خلوص رشتے کا انجام اور اس انجام پر رونا آتا ہے۔۔۔

رشتے میں خلوص کی جتنی مٹھاس ہوتی ہے اس کے ٹوٹ جانے کے بعد اتنی ہی درد کی کڑواہٹ زندگی میں گھل جاتی

رشتے کے ٹوٹ جانے کے بعد واپسی کا سفر شروع ہوتا ہے۔۔۔ انسان اپنے خلوص اور محبت کا جنازہ کاندھوں پر اٹھائے واپس پلٹ آتا ہے۔ یہ واپسی بڑی اذیت ناک ہوتی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ رشتے ٹوٹ ہی جاتے ہیں۔ انہیں ٹوٹنا ہی ہوتا۔۔۔ لیکن سنو۔ انسان بھی اندر

تک ٹوٹ جاتا۔۔۔ یہی حاصل ہوتا ہے۔۔۔ یہی انجام ہوتا۔۔!



چھوڑ جانے کے لئے کسی وجہ کا ہونا ضروری نہیں۔۔۔۔۔ بھلا کوئی وجہ ایسی بھی ہو سکتی ہے جو چھوڑ جانے کے لئے کافی ہو؟؟۔۔۔ الوداع جتنا اذیت ناک ہوتا ہے اتنا ہی زندگی میں بار بار آتا ہے۔۔۔۔۔ قسمیں اور وعدے کسی کے پاؤں کی زنجیر نہیں ہوا کرتے۔۔۔ اکثر وعدے ہوتے ہی توڑنے کے لئے ہیں۔۔۔ ان لوگوں کا درد کیسا ہوتا ہے جن کی روح تک کو ادھیڑ ڈالا گیا ہو۔۔۔ الفاظ محض چند آڑی تر چھی لکیروں کے سوا کچھ بھی نہیں،، کیفیتوں کا درد کیفیتوں میں ہی چپھا ہوتا ہے۔۔۔ جن لوگوں کو بے انتہا محبت کے جواب میں بے انتہاء درد ملتے ہیں نا۔۔۔ ان کے درد میں اکثر "درد" کو بھی بڑا درد "ہوتا ہے۔۔۔۔۔ جانے والے کبھی نہیں آتے۔۔۔۔۔ بلکل ایسے ہی جیسے خزاں میں گرے پتے کا ملن دوبارہ اس درخت سے نہیں ہوتا جس درخت نے اسے وجود بخشا ہوتا ہے۔۔۔۔۔ محبت جاتے جاتے انسان کے اندر کانٹے اگا جاتی ہے۔۔۔ اور ان کانٹوں پر ہمیں روزانہ ننگے پاؤں چلنا ہوتا ہے۔۔۔۔۔ اور یہ سفر ختم نہیں ہوتا کبھی بھی نہیں۔۔۔۔!!



آخری مرتبہ اس نے مجھ سے تین منٹ مانگے تھے۔۔۔ اور میں چاہتے ہوئے بھی اسے انکار نہیں کر سکا۔۔۔۔۔ ہم اسی پارک کے گوشے میں موجود تھے جہاں ہم ملا کرتے تھے۔۔۔۔۔ وہ آچکی تھی اور پچھلے دو منٹ سے اسی کی سسکیاں میرے کانوں میں پڑھ رہی تھی۔۔۔۔۔ پھر شاید اسے وقت گزرنے کا احساس ہوا۔۔۔ اچانک وہ خاموش ہو گئی۔۔۔ شاید وہ الفاظ ترتیب دے رہی تھی۔۔۔۔۔ بیس سکینڈ کا مختصر سا وقفہ آیا تھا۔۔۔ پھر اس کے لبوں سے آخری مرتبہ میں نے اپنا نام سنا۔۔۔۔۔ احمر۔۔۔۔۔ کچھ تھا اس کے لہجے میں میرے نظریں اس کے چہرے کی جانب اٹھیں آنسوئے سے بھیگا اس کا چہرہ سو گوار چاند کی طرح

★★★★★★★★

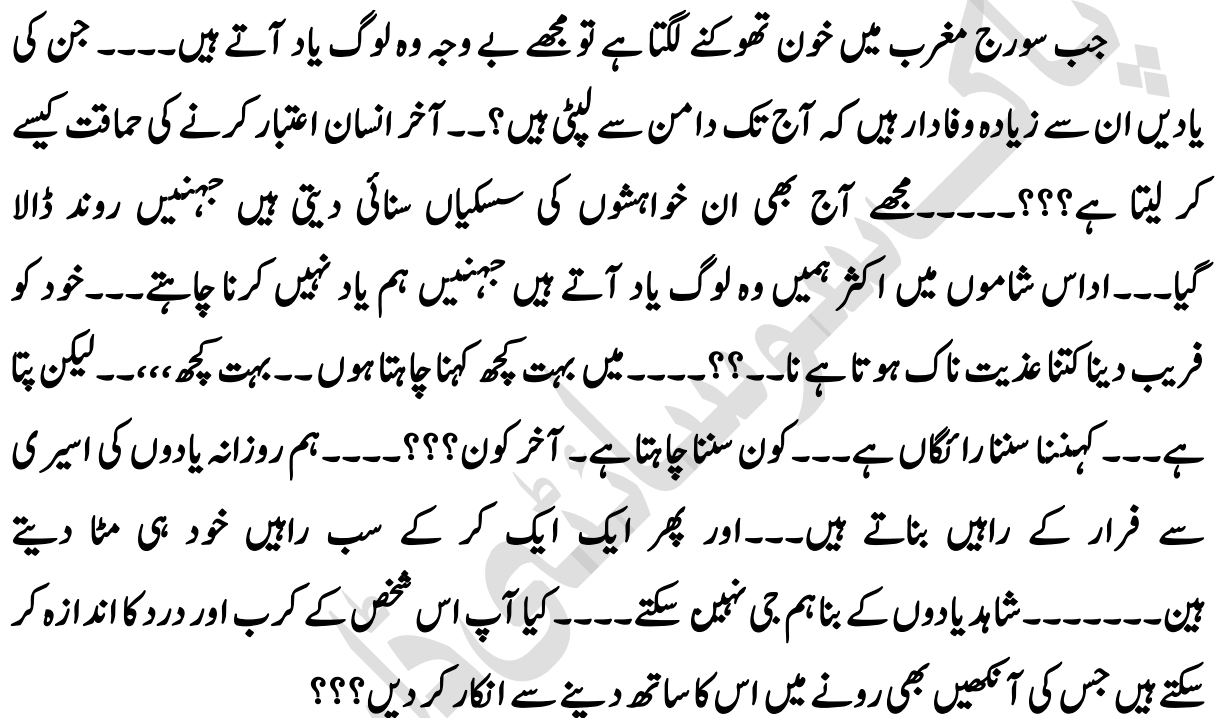
آؤ ماتم کریں ان مسکراہٹوں پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جو پیدا ہونے سے پہلے ہی مار دی گئی ہیں۔۔۔۔۔ ہاں
وہ مسکراہٹیں جو کبھی لبوں تک کا سفر طے نہ کر سکیں۔۔۔ خاموش اور دردناک موت۔۔۔۔۔ جی چاہتا نوحو
لکھوں روحوں کے قتل کا،،، پر صد افسوس روحیں مرتی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کئی حصوں میں تقسیم ہو کر بھی
زندہ رہتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کچلی ہوئی روحوں کے ساتھ زندہ رہنا بڑا ہی اذیت ناک ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دل غم
سے لبریز ہیں۔۔۔ آنکھیں چھلکنے کو بے تاب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ظلم یہ ہے ہمیں مسکرانا ہے۔۔۔۔۔ ہاں

ہمیں مسکرانا ہے!!

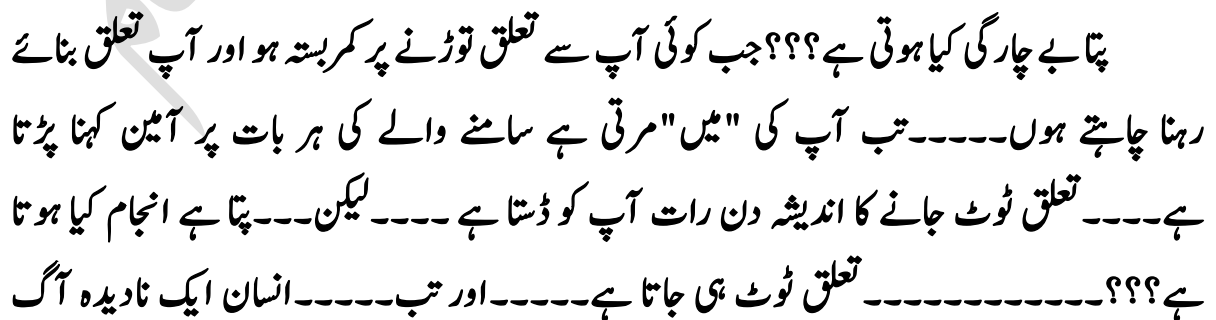


ماضی میں جو لوگ ہوتے ہیں نا۔۔۔۔۔ وہ کبھی ماضی میں نہیں ہوتے۔۔۔۔۔ وہ تو ہمیشہ آپ کے "حائل" میں آپ کے ساتھ جی رہے ہوتے ہیں۔۔۔ چھوڑ جانے والوں کی یادیں دیمک کی طرح ہوتی ہیں۔۔۔ اور دیمک کا کام تو آپ سب جانتے ہیں؟؟۔۔۔۔۔ ہم اکثر نفرت کی آڑ میں کسی سے محبت کر رہے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔ اور یہ کیفیت اذیت اور درد کی انتہاء ہوتی ہے۔۔۔۔۔ اکثر دردوں کو لفظ "درد" بیان نہیں کر پاتا۔۔۔۔۔ تلاشواں لفظوں کو جو لفظ درد کے مفہوم کو اُس کی کیفیت کے ساتھ بیان

~~~~~



--- اور ایک آخری سچ --- ہم جسے بھولنے کا دعو ا کرتے ہیں --- 'اسے ہی سب سے زیادہ یاد کرتے ہیں --- وہ بھی اپنے آپ سے چپھا کر --- اور یہی سچ ہے --- !!





میں جلتا رہتا ہے۔۔۔۔۔ دل کے ایک گوشے میں اکثر ماتم ہوتا ہے۔۔۔۔۔ ایک لفظ "کاش" لبوں پر آتا رہتا ہے۔۔۔۔۔ سنو لو گو۔۔۔۔۔ بے وجہ بننے والے تعلق بے وجہ ٹوٹ ہی جاتے ہیں۔۔۔۔۔  
- اور یہ تعلق اس وقت ٹوٹ جاتا ہے جب آپ کو یقین ہو جاتا ہے کہ اب یہ تعلق مضبوط ہے۔۔۔۔۔ بہت مضبوط۔۔۔۔۔ !!!



جب بھرم ٹوٹتا ہے نا بڑا دکھ ہوتا۔۔۔۔۔ انسان بکھر جاتا۔۔۔۔۔ انسان کی سب سے قیمتی متاع اس کی عزت نفس ہوتی ہے اور جب اس پر ضرب لگتی ہے تو انسان کی روح تک ادھیڑ جاتی ہے۔۔۔۔۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی ریشمی کپڑے کو کانٹوں بھری جھاڑی پر پھینک کر واپس کھینچ لیا جائے،،، انسان نادان ہے یہ بہت جلد توقعات وابستہ کر لیتا ہے۔۔۔۔۔ یہ جانتے ہوئے بھی۔۔۔۔۔ کہ توقعات ہمیشہ سے ہی دکھ دیتیں ہیں۔۔۔۔۔ سنو لو گو بڑا درد ہوتا ہے بڑی اذیت ہوتی ہے۔۔۔۔۔ اتنی اذیت کے لفظ تک بلبلا اٹھتے ہیں۔۔۔۔۔ !!!

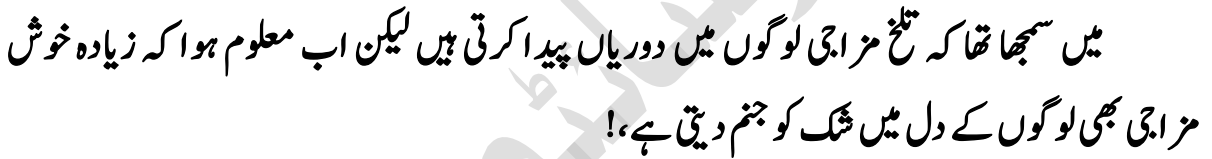
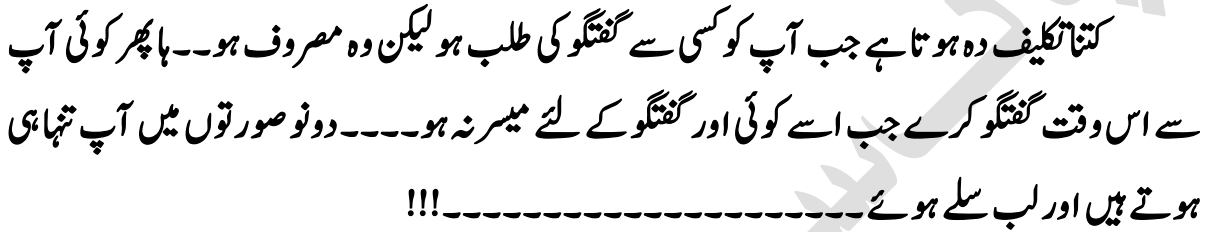


ایک بات کہوں۔۔۔۔۔؟؟؟؟  
جان بوجھ کر دھوکا کھانا بے بسی کے آخری ترین انتہاء ہوتی ہے،  
تب آپ کی ذات دھواں بن جاتی ہے۔۔۔۔۔ !!



اچھا انجام قصے کہانیوں اور فلموں میں ہی ہوتا ہے۔ حقیقی زندگی میں نہیں۔۔۔۔۔ کیا یہ تکلیف دہ نہیں کے روزانا آپ کے سامنے ایک سوال آئے،، وہ سول یہ ہو کہ آپ نے کیا چننا ہے زندگی یا موت؟؟؟ تمنا موت کی ہو لیکن لاچار ہو کر زندگی کو چنے۔۔۔۔۔ پھر یوں ہوتا ہے کہ انسان ہارتا ہے۔۔۔۔۔ اسے

یہ ہیپسی اینڈنگ ہوتی ہے۔۔ خوشما انجام۔۔۔ ختم شد۔۔۔ The end!



## زہریلے لوگ

میں حیران ہوں کہ ہمارے معاشرے میں لوگ زندہ کیسے ہیں؟ حالانکہ جتنا زہر ہمارے دلوں میں ہے اس کی بدولت کب کے ہم اپنی زندگی کھو چکے ہوتے۔ یہاں ہر شخص دوسرے کو ڈسنے کے لئے اتاؤلا ہوا جا رہا ہے۔ دنیا ہر زہر کا تریاق ایجاد کر لیگی طاقتور ترین زہر کا بھی لیکن انسان کے زہر کا تریاق شاید ہی مل سکے۔ پاکستان بنا اور جیسے جیسے یہ جوانی کی جانب بڑھا ویسے ویسے ہی ہمارے اندر ہزاروں قسم کے زہر انڈیل دیئے گئے اور وقت کی تخریب کاری دیکھئے کہ ہم میں جو زہر کا تریاق کرنے والے تھے وہ یادِ ماضی میں کہیں روپوش ہو چکے جن کی تلاش اب وقت کی ضیاع کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔ محبت، الفت، اخوت رواداری جیسی جنس کم یاب ہو چکی ہیں اور ان کی تلاش میں کوئی نکلتا بھی نہیں۔ ہر انسان کے اندر ایک بچا ہوتا ہے جسے جوان ہونے میں تھوڑا وقت لگتا ہے ہم نے اس بچے کو وقت سے پہلے جوان کر دیا وہ اندر کا بچا اس دنیا کے طور طریقے دیکھ کر حیران و ششدر ہو چکا اس کی آنکھیں پٹھی پڑھ رہیں ہیں معاشرے میں لگی آگ نے ہر ایک کے اندر چھپے اس معصوم سے بچے کو پگلا کر رکھ دیا۔ وہ ہر انسان کو احساس دلاتا ہے چیخا ہے چلاتا ہے لیکن وائے افسوس اس کے ہاتھ اپنی آہوں کے سوا کچھ نہیں۔ ہر وقت جب انسان کچھ غلط کرتا ہے جب انسان اپنے ذمیر کا سودا کرتا ہے تو یہ بچا ایک چھن پیدا کرتا ہے دل میں صدائیں کرتا ہے لیکن ہم بہرے کانوں سے ان صداؤں کو سنتے ہیں۔ میں سمجھ سکتا ہوں اس وقت ہمارا معاشرہ گونگوں اور بہروں پر مشتمل ہے۔ یہ بینا ہیں پر بینائی کے بغیر یہ زندہ ہیں پر روح کے بغیر ان کے دل تو ہیں لیکن احساس کے بغیر۔ صد افسوس ہم چلتی پھرتی لاشیں بن چکے ہیں ہم اس انتظار میں دن پر دن سال پر سال گزار رہے ہیں کہ ہماری حالت بدلے گی اور ہم پھر سے زندوں میں شمار کئے جائیں گے۔ پر یہ تو ناممکنات میں سے ہے۔ کہیں پڑھا یا سنا مجھے یاد پڑھتا ہے کہیں بہت دور ایک بزرگ ہوا کرتے تھے جن حکمت و دانش

کے تذکرے مختلف زبانوں سے گرتے پڑھتے چار سو پھیل رہے تھے اور ان کا چرچا بھی تھا جس پر لوگ کافی 'چرچا' بھی کرتے تھے۔ دو اہل دل ان کے ملنے پہنچے ایک مسئلہ کی کھوج میں، وہ مسئلہ تھا معاشرے میں بگاڑ اور اس کے سدھار کا ٹھکن سے چور اک لمبی مسافت کے بعد جب وہ اس بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنا مسئلہ بیان کیا کہ کیسے ہم پورے معاشرے کو درست کر سکتے؟؟ بزرگ نے سوال سنا تو دھیرے سے مسکرائے اور گویا ہوئے، یہ کچھ خاص مسئلہ تو نہیں جس کے لئے تم اتنے دور تک چل آئے۔ اہل دل حیران ہوئے اور کہنے لگے۔ اس وقت ہر طرف قتل و غارت گری کا بازار گرم ہے لوگ پاگل ہو چکے ہیں اور ظلم و ستم عام ہے۔ رحم دلی اور دل گزر ناپید ہو چکی اور آپ کہتے ہیں یہ کوئی مسئلہ ہی نہیں۔ بزرگ نے فرمایا میں تمہیں دو آدمی بتاتا ہوں وہ اگر ٹھیک ہو جائیں گے تو معاشرہ خود بخود ٹھیک ہو جائے سارا دار و مدار ان دونوں پر ہے۔ اہل دل خوشی سے بولے یہ تو کوئی مسئلہ ہی نہیں آپ جلدی سے ان دو لوگوں کا پتا بتائیں ہم جا کر ان کی منت کریں گے کہ خدا رحم کریں اور سیدھے ہو جائیں۔ بزرگ ہنسے اور کہنے لگے وہ دو لوگ تم ہو جب تم دونوں اپنی ذات کو ٹھیک کرو گے تو معاشرہ ٹھیک ہو جائے۔ افسوس ہم نفرتوں میں اتنے اندھے ہو چکے کہ خود کو اعلیٰ ارفع سمجھتے ہیں۔ اپنے ذات کا احتساب نہیں کرتے اور دوسروں کی کمیوں اور کوتاہیوں پر دل شکستہ ہیں، ہم اپنی 'میں' کو تو ہر کام میں مقدم رکھتے ہیں لیکن خود احتسابی کے وقت ہم اپنی 'میں' کو پس پشت ڈال دیتے ہیں اور دوسروں کے عیوب ہی نظر آتے ہیں۔ کہنا اور روناسب بیکار ہیں "میں" ٹھیک نہیں ہو سکتا معاشرہ ٹھیک نہیں ہو سکتا۔ ہم سب زہریلے لوگ ہیں جن کی قسمت میں ایک دوسرے کو ڈسنا لکھ دیا گیا۔ بھلا سانپ بھی اخوت کے جذبہ سے آشنا ہوتا ہے؟ کیسے کوئی پچھو پیار و الفت کی زباں بول سکتا ہے؟ درندے چیر پھاڑ کے علاوہ کبھی کیا سکتے ہیں؟ ہم اگر انسان ہیں تو کیسے انسان ہیں؟ خیر انسان جسے اشرف المخلوقات کہا گیا تھا وہ قصے کہانیوں میں ہی ملیں گے حقیقت بڑی ہی بھیانک ہے۔ انسان کو انسان کہنا ایک بے ٹکا اور بے ہودہ مذاق ہے بن کر رہ گیا۔ اپنے

معاشرے کو دیکھ کر مجھے ’ڈارون‘ تھیوری یاد آ جاتی ہے کہ انسان پہلے جانور تھے اور پھر ارتقاء کی منزلیں طے کرتے ہوئے انسان بنے۔۔۔۔ ہابا ہابا ہابا کون اسے قبر سے اٹھائے اور بتائے تمہاری تھیوری اب الٹی چل رہی ہے نئے آنے والے شاہد انکشاف کریں موجودہ جانور کبھی انسان ہوا کرتے تھے اور ارتقاء پذیر ہوتے ہوتے اب جا کر جانور بن گئے۔۔۔ زہر کے پیارے لبالب بھر چکے۔۔۔ انسان اب انسان نہیں ’زہریلے انسان‘ بن چکے جن کے زہر کا یہ عالم کہ ان کا کانٹا پانی نہیں موت ہی مانگتا ہے۔۔۔ ڈسوجب تک زہر باقی ہے،



## ناٹک باز

اس قوم کی تقدیر بھی عجیب لکھی گئی وقت کے سفر میں یہ حال سے ماضی کا جانب چلے جا رہے ان کی زندگی شاہراہ پاکستان پر کبھی چل ہی نہ سکی۔ ان کے بڑوں نے انہیں کھوکھلے نعروں کے سوا کچھ بھی نہ دیا ہر آنے والا اس جگہ غلاظتیں بکھیرتا چلا گیا جس کے تعفن سے ان کی سوچ زہر آلود ہو چکی ہے۔ ایک ایسا جہاں اسے کارخانہ رنگ و بو میں بنا رکھا ہے جہاں نفرتوں کی آگ پر محبتوں کو سیکا جاتا ہے۔ جن درختوں کے جڑوں میں خون شہیداں سے زرخیزی پیدا کی گئی تھی اس درخت کی شاخوں خوش گمانیوں کی پیٹنگیں ڈالی جا رہی ہیں۔ شقاوت قلبی اس بستی کا خاصہ ہے۔ اس بستی کے دلوں میں کسی کی قدر نہیں ان کو اپنے سوا کسی سے سروکار بے حسی ان کا شعار قرار دی جا چکی ہے۔ کبھی یہ وہ قوم ہوا کرتی تھی جن کی علمی طاقت کا ڈنکا بجا کرتا تھا ان کے علم کی مشعل کی روشنی میں زمانہ اپنا راستہ دیکھ کر چلا کرتا تھا۔ وائے افسوس گزشتہ باتوں کا تذکرہ اپنے خون کو جلانے کے علاوہ کچھ نہیں دے سکتا۔ افسوس ان نادان لوگوں کی عقل پر جو دوسروں کے پُرتمکنت اور پُر جلال قصے اذیت زدہ اور ستم زدہ قوموں کی طرح سنتے ہیں اور اس سے ان کی محرومیوں اور کلفتوں میں اضافہ ہی ہوتا لیکن اپنے درخشاں ماضی کے وہ سنہرے باب جن پر تاریخ کے بوسیدہ اوراق گواہ ہیں۔۔ ان کی نظر کرم کے منتظر ہیں۔۔ پاکستان کو چند لوگوں کی عیاشی کے لئے نہیں بنا ئے گا۔ چہرے بدل بدل کر نعرے نعرے بدل بدل کر اس ستم پیشہ قوم کو بے واقوف بنانے والو۔۔ قصور تمہار نہیں ہے۔۔ قصور ہمارا ہے کے ہم چہرہ شناس نہ رہے۔۔ ہم خواب وہ دیکھتے ہیں جن کی تعبیر کوئی نہیں۔۔ جن کی تعبیر ممکن ہو فضاء ان خوابوں کے لئے سازگار نہیں۔۔ ہم اپنے مستقبل سے کوئی امید نہیں رکھتے۔۔ بھلا کوئی ہوش مند شخص اس وقت یہ امید رکھ بھی سکتا ہے؟؟۔ بے وجہ سوال بے وجہ جواب۔۔ ہم اگر مگر کی کیفیت میں جی رہے ہیں آدھے زندہ آدھے مردا۔۔ مجھ جیسے شوریدہ گماں لوگ جو



کبھی مطمئن نہیں ہو سکے۔۔۔ ان کا میلان ان غلطیوں کی جانب زیادہ ہے جو ہم کر چکے۔۔۔ مجھ پر الزام آتا ہے کہ میں قوم کی توہین کرتا ہوں۔۔۔ میں پوچھتا ہوں کون سی قوم؟ وہ 1947ء میں تھی یک جان،، یا آج کی ٹکڑوں میں بٹی قوم جس نے ملک کے بھی ٹکڑے کر دیئے۔۔۔ وہ کوئی اور قوم تھی جسے ایک ملک چاہئے تھا۔۔۔ یہ کوئی اور ملک ہے جسے ایک قوم چاہئے۔۔۔ تم کو جگانے والے بہت ہیں،، لیکن تم جاگنا ہی نہیں چاہتے۔۔۔ پکارنے والے بھی بہت ہیں لیکن تمہارے کانوں میں آواز جاتی ہی نہیں۔۔۔ ماضی میں جو قوم ڈوبی اسے یا تو عوام نے ڈبویا یا تو خواص اس کار خیر میں شریک رہے تھے۔۔۔ ہمارا مہاجرہا ہی دلچسپ ہے۔۔۔ عام اور خواص دونوں ہی اس کشتی کو ڈبونے کی کوشش میں ہیں۔۔۔۔۔ حیرانی یہ نہیں کہ کشتی کو ڈبورہ ہیں حیرانی اس پر وہ خود بھی اس کشتی کے سوار ہیں اور کچھ پر اس کشتی کے ناخدا ہونے کا بھی گمان ہے۔۔۔ کاش تم اندھے ہوتے،، اے کاش تم بہرے ہوتے۔۔۔ افسوس کے تم گونگے ہوتے۔۔۔ تاریخ کو یہ گلہ تو نہ رہتا کہ اس نے انہیں پکارا تھا لیکن سنا نہیں گیا۔۔۔ ایک نقشہ کھینچا گیا پر دیکھا نہ گیا۔۔۔ ملک ڈوب گیا پر کسی کو پکارا نہ گیا۔۔۔ ہمارے اجداد کی روحیں عالم برزخ میں سینہ کو بی کر رہی ہوں گی۔۔۔ دوسری قوموں کی روحوں کی سامنے شرمندگی بڑی ہی نفرت انگیز ہے۔ سچ کہوں تو ہم نائک باز ہیں اور نائک باز رہیں گے۔۔۔ ان زندگی ہمارے لئے ایک مزاق ہے اور ہم دنیا کے لئے مزاق۔۔۔ ہماری تاریخ ہم پر شرمندہ ہے۔۔۔ بے ذمیر معاشے میں زندہ انسان خود اپنے آپ پر رونے کے علاوہ کر بھی کیا سکتا ہے؟ لکھنے والے لکھتے رہے گیں۔۔۔ فائدہ تو نہیں بس قلم کی نوک گھسانے کے سوا۔۔۔ نائک ہی نائک بس نائک

☆☆☆☆☆☆☆☆

۔ کاش انسان کسی ناول اور افسانے کی طرح اپنی زندگی کا کوئی خوبصورت سا اختتام لکھ سکتا



کچھ دنوں سے میری طبیعت بو جھل ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ گویا میں بنجاروں کے اداس گیتوں کی طرح خلا میں بھٹک رہا ہوں۔ یا کسی خانہ بدوش بوڑھے کی بانسری سے نکلی گردش مدام کی دھن ہوں۔۔۔ یا چاندنی رات میں کسی صحرا میں چلنے والے اونٹوں کے گلے میں پہنی کوئی گھنٹی ہوں۔۔۔ ٹن ٹن ٹن۔۔۔ اف ف یہ گہری شبی رات اور میری ذات میں پھیلتی تنہائی کا دکھ۔



کسی کو کبھی اتنے زخم نہ دو کہ وہ درد کا مفہوم ہی بھول جائے۔ جب درد آپ کو درد نہیں دیتا تو پھر قرار آ ہی جاتا ہے۔۔۔۔ پھر کسی کے ہونے نہ ہونے سے فرق نہیں پڑتا!!



ختم شد

اس کتاب پر اپنی رائے کا منٹ باکس میں دیں

